پردۂ غفلت

ایک مسلمان زمیندار کی گھرانی کا قصہ

از

سید عابد حسین

برلین

مطبع شرکت «کاویانی»

سنہ ۱۹۲۵

پردۂ غفلت

ایک مسلمان زمیندار کی گھرانی کا قصہ

از:

سید عابد حسین

برلن

مطبع شرکت «کاویانی»

سنہ ۱۹۲۵

ڈراما نویسی کی یہہ پہلی کوشش حریم تیاتر کی پردہ دار
نی حسن شاہد صاحب سہروردی مہتمم و مشیر فن ماسکو
ٹ تھیٹر کی خدمت میں اظہار اخلاص و احترام کی طور پر
ں کی جاتی ہی۔
وقت گل خوش باد کز وی وقت می‌خواران خوش است

عابد ،

اشخاص

میر الطاف حسین ــــ رسول آباد کی زمیندار، عمر ٦٠ سال

رقیه خاتون ــــ اون کي بیوي، عمر ٥٢ سال

صغرا ــــ اون کي لڑکي، عمر ٢٢ سال

محمد محسن ــــ اون کی داماد، ناظر کلکٹري، عمر ٢٧ سال

منظور حسین ــــ اون کا بهتیجا، میر شجاعت حسین مرحوم کا لڑکا، عمر ٢٣ سال

سعیده ــــ اوس کي بہن، عمر ١٧ سال

شیخ کرامت علي ــــ شجاعت حسین مرحوم کی اتالیق، عمر ٧٥ سال

محمد جواد ــــ مڈل اسکول رسول آباد کی هیڈ مدرس، عمر ٣٦ سال

محمد علي ــــ ایک دوسری قصبه کمال پور کا زمیندار، سعیده کا عاشق، عمر ٢٥ سال

احمد حسین ـــ میر الطاف حسین کی سالے اور مختار عام؛
عمر ۴۵ سال

گنگا سہائی ـــ میر شجاعت حسین مرحوم کی جائداد کی

سیتا رام ـــ مہاجن

چپراسی　　　خدمتگار　　　خادمہ

پہلا ایکٹ

پہلا سین

(میر الطاف حسین اپنی مکان کی سامنی نیم کی درختونکی سائی میں ایک تکیہ دار مونڈھی پر بیٹھی حقہ پي رهی هیں — هاتهه میں تسبیح هی وظیفه کا شغل جاري هی - سیدهی هاتهه پر ایک مونڈهی پر احمدحسین اور بائیں هاتهه پر کچهه فاصلی سی ایک چارپائي کی پائینتي سیتارام مہاجن بیٹھی هیں) .

احمد حسین

(سلسلۂ کلام کو جاري رکهتی هوئی) چودهویں صدي هی چودهویں صدي ، خون سفید هو گئی هیں۔ جس چچا نی بچپن سی بیٹی کي طرح پالا اوس سی یهه سرکشي۔ اپنا گهر الگ کرینگی، اپني جایداد سنبهالیں گی، بہن کو لکهها پڑهاکی میم بنائیں گی۔ اسمیں چاهی خاندان کي عزت مٹي میں ملجائی چاهی . . . .

(بات کاٹکر) آمد میاں یہہ سب انگریزی پڑھنی
تصور ہی۔ دیکھونا صاحبزادی کی والد ہماری تمہار
ساتہہ اردو مڈل میں پڑھتی تہی، لیسی چپ چاپ و
آدمی تہی۔ ہم تم مڈل فیل رہی اور وہ پاس ہو
کر انگریزی اسکول میں پہنچی ـ تب سی ایسی دہو
دھار باتیں کرنی لگی اور لندن جاکر تو ایسی بدلی
کیا مجال کوئی کہہ سکی یہہ وہی عباس شجاعت میں۔
سر جھکائی بغل میں بستہ اور سلیٹ دبائی مدرسی جایا کر
تہی۔

احمد حسین

اور تو اور اس بڈھی کھوسٹ کرامت علی کو خدا جا
کیا ہوگیا ہی۔ شجاعت بھائی مرحوم کی لن ترانیاں س
کر اسکی عقل ماری گئی۔ منظور اور اسکی بہن دونو
کو خدا جانی کیا اولٹا سبق پڑھایا کرتا ہی۔

میر الطاف حسین

(خفگی کی لہجہ میں) بھئی احمد حسین تم سی کئ
بار کہدیا کہ شیخ جی کا ذکر ایسی الفاظ میں نہ کیا کر

کچھہ بھي ھو والد مرحوم کی زمانی کی آدمي ھیں اور
یری تمہاری دونوں کی بزرگ ھیں.

احمد حسین

بھائیصاحب ایسي بزرگي کو سات سلام۔ آخر خدارسول
کا حکم بھي کوئي چیز ھی۔ دین کي باتوں میں کسي کي
زرگي نہیں چلتي۔ ھم جب جانتی بڑی بزرگ ھیں جب
کی کو سمجھائی کہ میاں نیچریت کی خیالات چھوڑو،
ہن کو سیدانیوں کي طرح پردی میں بیٹھنی دو، چچا کي
طاعت کرو——

سیتارام

اور ماموں کي.

احمد حسین

ماموں کمبخت کس حساب میں ھی' وہ تو نالائق، جاھل
بی ایمان سمجھا جاتا ھی۔ (میر صاحب کي طرف مخاطب
ھوکر) کہئی قبلہ و کعبہ بڑوں کي اطاعت چھوٹوں پر
فرض ھی کہ نہیں؟ پھر جو شخص بھتیجی کو چچا سی
بغاوت کرنی پر ورغلائی اور لڑکیوں کو پڑھ لکھہ کر غارت
ہو جانی کي صلاح دی اوسپر میں اعتراض کرتا ھوں
تو کیا برا کرتا ھوں؟

میر صاحب

تمہیں کہان سی معلوم ہی کہ شیخجی ان باتون کي تعلیم دیتی ہیں؟ منظور بچہ ہی اور اوسکي طبیعت میں بیچیني ہی۔ جب مزاج میں یکسوئي آئیگي یہہ باتیں جاتي رہینگي۔

احمد حسین

بھائیصاحب خطا معاف، آپ ہیں فرشتہ خصال اور سبکو اپنا جیسا سمجھتی ہیں آپکو خبر نہیں کہ کیا کیا ہانڈیاں پک رہي ہیں۔ کل نیکرام ضلع سی واپس آیا ہی۔ اپنی مقدمی کی لئی وکیل کرنی گیا تھا لاله بالکشن کی یہاں جو پہونچا تو معلوم ہوا کہ دوسری موکلونسی باتیں کر رہی ہیں فرصت نہیں ہی۔ دو گھنٹی کامل انتظار کرنا پڑا، اوسکی بعد دیکھتا کیا ہی کہ وکیل صاحب کی کمری سی میاں منظور اور گنگا سپاہي سرگوشي کرتی ہوئی نکلی دونوں نی اسی دیکھا لیکن آنکھہ بچاکر نکل گئی۔ اب فرمائیي اسکی کیا معني ہیں۔

میر صاحب

واللهاعلم۔ منظور کو کسي امر قانوني میں مشورہ کرنا ہوگا۔

احمد حسین

جي وه امر قانوني یہہ هی که اپني اور بہن کي جائداد
کو خاندان کي جائداد سی الگ کرانی کي درخواست دیں
اور بہن کو لیکر کمال پور میں الگ گھر میں رهیں - پھر
دي هي آزادي هی- بہن پہلی هي سی پڑهي لکھي هی
ی مشن کي میم سی اور پڑهوائینگی پھر محمد علي کی
یہہ ملکر لڑکیوں کا مدرسه قائم کرینگی اور یہہ سب
بھائي پڑهائي هی جناب شیخ کرامت علي صاحب کي.

میر صاحب

مجھی یقین نہیں آتا اور بفرض محال ایسا هو بھي تو
شیخ جي نی کبھي ایسي رائی نه دي هو گي.

احمد حسین

اب آپ نه مانئی تو اسکا کوئی علاج نہیں، تھوڑی دن
آپ معلوم هوجائیگا.

میر صاحب

اچھا میں منظور کو سمجھاؤنگا که مدرسی وغیره کا خیال
چھوڑ دی لیکن اگر وه اپني جائداد کا انتظام کرنا چاهتا
هی تو اسمیں کیا برائي هی- اب بھي اسکي جائداد کي

نگرانی منشی گنگاسہای کرتی ہیں اب وہ خود کری تو کونسی قباحت ہی.

احمد حسین

عرض کروں کون سی قباحت ہی۔ آدمی سی زیادہ آمدنی جاتی رہیگی، اتنی بڑی خاندان کا سنبھالنا مشکل ہو جائیگا، موجودہ آمدنی میں نہ معلوم کن مصیبتوں سی کام چلاتا ہوں، پھر تو لقمان کی حکمت سی بھی پورا نہ پڑیگا، دوسری یہہ سیتارام بیٹھی ہیں انہوں نی جن لوگوں سی یہہ روپیہ قرض لیکر ہمیں دیا ہی اونہیں جب معلوم ہوگا کہ آدمی جائداد صاف نکلی جاتی ہی تو وہ فوراً نالش داغ دینگی.

سیتارام

سرکار، آمد میاں سچ کہتی ہیں گنگاسہائی نی پہلی ہی لوگوں کو سنا رکھا ہی کہ چھوٹی میر صاحب کی جائداد سی قرضہ سی کوئی مطلب نہیں اب اگر بٹوارہ ہوگا تو بالکل ساکھہ جاتی رہیگی.

میر صاحب

مگر یہہ تو سچ ہی نہ شجاعت مرحوم نی کبھی قرضہ لی

نہ منظور نی اور اسکي بہن تو شاید ابهي قانوناً بالغ بهي نہیں هی ·

احمد حسین

جي بالکل درست هی، کسيني قرضه نہیں لیا۔ یہه تو مجهه کمبخت کي شامت آئي تهي که صغرا کي شادي میں خاندان کي آبرو رکهنی کی لئی، محرم اوسي شان سی کرنی کی لئی جیسا بزرگوں کی وقت سی هوتا چلا آرها هی، سال بهر کا جمع خرچ پورا کرنی کی لئی میں نی قرض لیا۔ لیکن کیا میاں منظور اور اونکي بہن دونوں خاندان سی الگ تهی، کیا میری آپکی بزرگ اونکی بزرگ نه تهی؛ جو اونکي جائداد قرض سی بري هی؟

سیتا رام

سرکار یہه تو پکي بات هی هم لوگوں کی گهر میں بهي سب کاروبار ایک میں هوتا هی، سب کي آمدني ایک هوتي هی، خرچ ساتهه هوتا هی، قرضه بهي سبهي کی لئی لیا جاتا هی·

میر صاحب

بهئي میري سمجهه میں یہه باتیں نہیں آتیں منظور دو چار دن میں آئیگا تو اوس سی گفتگو کرونگا۔ ·

احمد حسين

خدا هي هی جو آپکی سمجهانی کا اثر هو ، صاحبزادی اپنی آپ کو افلاطون سمجهتی هين ، اونکي نظر مين کسي کي بات کب جچتي هی۔ پهر اونهين مشير ملی هين شيخ کرامت‌علي اور دوست محمد علي ۔ اس لڑکی کی ارادی شجاعت بهائي مرحوم کي حيات هي سی يهه هين که سعيده سی شادي کری جانتا تها که بهائي مرحوم همارى خاندان کي رسم کی خلاف آدهي جائداد لڑکي کی نام چهوڑينگی ليکن مرحوم نی اسی کبهي منهه نهين لگايا.

مير صاحب

يهه تو تم صريحاً غلط کهتی هو شجاعت مرحوم اس لڑکی کو بهت چاهتی تهی وه هوتی تو ضرور اسي سی شادي کرتی .

احمد حسين

اب مين آپکي ترديد کيسی کر سکتا هوں آپ همشيره صاحبه سی پوچهئی، ايسا هوتا تو وه سعيده کي نسبت محمد جواد سی کيوں ٹهيراتين .

مير صاحب

يهه وه جانين يا تم ، ميری نزديک تو يهه نسبت هي زبر-

دستي کي ھی۔ نه لڑکي راضي ھی نه اوسکا بھائي.

احمد حسین

شادي کی معاملی میں لڑکي، لڑکي کي رضامندي کا خیال کرنا تو انوکھي بات ھی۔ شریف گھرانوں میں لڑکي سی کوئي جاکر نہیں پوچھا کرتا۔ ماں باپ جیسا اولاد کي بہتري کو سمجھتی ھیں وہ خود کیا سمجھی گی اب رھی لڑکي کي بھائي صاحب تو چچا، چچي کی ھوتی اونھیں بولنی کا کون منصب ھی.

میر صاحب

مگر بھائي، منظور بہت برھم ھی اگر لڑکي کي شادي جواد سی کردي گئي تو خاندان میں نا اتفاقي کي بنیاد پڑ جائیگي.

احمد حسین

بھر حال نسبت تو ٹھر چکي ھی اور شادي جواد سی ھونا ضروري ھی۔ اگر ایسا نه ھوا تو دنیا بھر کی سامنی ناک کٹ جائیگي که بندھي بندھائي نسبت چھوٹ گئي.

میر صاحب

خیر ھوگا (آس پاس نظر ڈال کر) نماز کا وقت آ گیا

هی۔ (اوٹھتی ہوئی سیتارام کي طرف مخاطب ہوکر) لاله صاحب آپکو جو کچھہ گفتگو کرنا هی احمد حسین سی کیجئی۔ آپ جانتی ہیں مجھہ سی تو کسي بات سی مطلب نہیں.

سیتا رام

سرکار آپ اور آمد میاں کچھہ دو تھوڑی ہیں، ہم آپ کی بھي تابعدار اونکی بھي، اور آپ لوگوں سی بھلا ہم کاروبار کي بات چیت کرینگی، گھر کا کام جانکر کرتی ہیں.

میر صاحب

بیشک آپ سی ایسي هي امید هی

(چلی گئی)

سیتا رام

میاں یہہ تو بڑي بیڈھب خبر سنائي، منظور میاں نی اگر سچ مچ درخواست دیدي تو اتني بڑي جائداد هاتھہ سی گئي.

احمد حسین

درخواست دینی میں کیا کچھہ کسر هی۔ بال کشن کو تم جانتی ہو ایک هي کائیاں هی۔ اوس سی یہہ کب امید ہوسکتي ہی که روک تھام کریگا.

پهر کیا کرنا چاهئی.

احمد حسین　　　　سیتا رام

تم بتاؤ لاله۔ تم مقدمی معاملی میں جتنا جانتی هو هم تهوڑی جان سکتی هیں.

سیتا رام

نہیں آمدمیاں هم نی جو ایک آده حرف قانون سیکها هی سب آپکی طفیل میں، لیکن اس معاملی میں هماري سمجهه میں خود کوئي بات نہیں آتي.

احمد حسین

پهر بهلا جب تمهاري فطرت نہیں چلتي تو میں کیا کر سکتا هون

سیتا رام

ایک بات کہوں اگر آپ خفا نه هوں.

احمد حسین

کہو کہو خفا هونی کي کیا بات هی.

سیتا رام

(ادھر اودھر دیکھہ کر چپکی سی) کہیں ایسا ہوتا کہ شجاعت‌میاں کي لکھي ہوئي دستاویز نکل آتي کہ انہوں نی پچاس ہزار روپیہ بیس سال پہلی بڑی سرکار سی قرض لیا تھا.

احمد حسین

دستاویز کہاں سی نکل آتي- میں سمجھا نہیں تم کیا کہہ رہی ہو.

سیتا رام

جہاں سی لچھمن کي دستاویز بیدخلي کی مقدمی میں نکل آئي تھي.

احمد حسین

اچھا یہہ مطلب ھی- مگر سنو تو سہي یہہ فقرہ کیسی چل سکتا ھی- بھائیصاحب ابھي ابھي کہہ چکی ھیں کہ شجاعت بھائي نی کبھي قرض نہیں لیا، وہ جو پوچھینگی کہ یہہ دستاویز کیسي ھی؟

سیتا رام

کہہ دیجئی گا کہ روپیہ تھوڑا کر کی لیا تھا اور دستاویز کا میں نی آپ سی ذکر کیا تھا آپ بھول گئی.

احمد حسین

واہ، یہہ ایسی سہل بات ھی، وہ دیکھنی کو مانگیں گی اور خط کا فرق کوئی نہ پہچانی وہ پہچان لینگی.

سیتا رام

تو اونکو سمجھانی کی آپ کوئی فکر کیجئی، اب اتنا بھی آپ نہیں کرسکتی ؟

احمد حسین

نہیں لالہ یہہ میری کیا کسی کی بس کی بات نہیں۔ تم بھائیصاحب کو جانتی ہو پھر ایسی باتیں کرتی ہو۔ اگر کوئی پیچیدہ معاملہ ہو تو خیر، ورنہ جہاں اونکی سمجھہ میں آگیا تو وہ ہرگز ان قانونی چالوں کی روادار نہیں ہوتی.

سیتا رام

پھر اور تو کوئی بات سوجھہ نہیں پڑتی، آپ منظور میاں

کو سمجھائي کہ زمينداري کا کام بڑی بکھيڑی کا ھی، اس میں نہ پڑو، رھا خرچ، اسکي تمھیں کبھي کمي نہ ھوگي، سب کچھہ تمھارا ھی۔ اسي کو ذرا نمک مرچ لگا کی کہئی تو شاید مان جائیں.

احمد حسین

جي ھان میری ھي سمجھانی سی تو وہ مانیں گی، میري تو اونھین صورت سی نفرت ھی۔ دوسری یہہ کہ اون سی منطق کي بحث کون کریگا.

سیتا رام

پھر بالکشن سی سمجھوتہ کیجئی، کسي طرح لڑکی کو پٹي پڑھا دی کہ چچا کي زندگي میں عدالت سی بٹواری کي اجازت نہیں ھوگي.

احمد حسین

لالہ تم بھي بعض وقت عجیب باتیں کرنی لگتی ھو۔ ایسی بھي منظور بچی نہیں کہ جو کچھہ بالکشن کہدی وہ مان لینگی، اور پھر کرامت علي جو گھاٹ گھاٹ کا پاني پئی ھوئی ھی اور محمد علي جسی قانون ازبر ھی اونکی صلاح کار جو بیٹھی ھیں.

سیتا رام

(ٹھنڈي سانس لیکی) ایسا هي هی تو منظور میاں کی حصه سی هاتہه دهونا چاهئی اور چهوٹي بٹیا کی حصه کو کسي طرح بچانا چاهئی.

احمد حسین

یہه بهي کچهه ایسا سهل نہیں هی' یہه سچ هی که محمد جواد سی شادي هو جائی تو اپنا آدمي هی اور جائداد اپنی هي انتظام مین رهیگي، لیکن شادي هوجائی تو جانئی.

سیتا رام

اگر سیداني بي اپني بات کي پچ کریں تو ضرور هو گي.

احمد حسین

اری لاله تم اس نئي پود کو نہیں جانتی هو - یہه لوگ اپني عقل کی آگی سات پشت تک کی بزرگوں کي کوئي هستي نہیں سمجهتی، ان کی دماغ میں یہه سما گئي هی که دنیا کي اصلاح کریں گی اور وه کیسی، عورتوں کو لکها پڑها کی اور اونکا پرده توڑ کی - بهلا کوئي ان سی پوچهی که یہه اب تک دنیا کیسي چل رهي تهي اور اب کیا مصیبت آن

پڑي هی که عورتیں پڑه لکهه کی قانونگو هو جائیں اور گاؤں گاؤن ماري ماري پهریں ؟

سیتا رام

واه آمدمیاں آپ بهي کیا خوب و کیل مختارون کي سي بحث کرتی هیں۔ مگر هم سی پوچهئی تو یهه سب انگریزي کتابونکا پهیر هی، همارا چهوکرا ابهي چهٹي میں گهر آیا تها، اوسکي کتاب اوٹها کی دیکهي، تصویریں تو اچهي چکني چکني هیں مگر قسم لیجئی جو ایک حرف بهي سمجهه میں آیا هو، جس زبان کي الف بی ایسي هو اوسکي کتابوں میں نه جانی کیا کچهه لکها هوگا.

احمد حسین

اجي کچهه بهي لکها هو میري طرفسی جهنم میں جائی یهاں اپني هي مصیبت کیا کم هی جو ان جهگڑوں کي فکر هو، اچها لاله، میں جاتا هوں ذرا گاؤں کا ایک چکر لگاؤں گا ــ (اوٹهه کهڑی هوئی)

سیتا رام

بهت اچها، مگر کل سود پهونچنی کا دن هی اوسی نه بهولئی گا.

(پرده گر جاتا هی)

دوسرا سین

(شیخ کرامت علي ڈیوڑھي میں ایک مونڈھی پر رضائي اوڑھی بیٹھی ھیں ، اندر کي طرف کی دروازی میں پردہ پڑا ھی جس کی پیچھی رقیہ خاتون ابھي ابھي آ کر بیٹھي ھیں)

(پردی کی پیچھی سی رقیہ خاتون کي آواز) شیخ جی بندگي عرض ھی .

شیخ جي

جیتي رھو سیداني بي خدا گھربار میں برکت دی

رقیہ خاتون

کہئی شیخ جي اب مزاج کیسا ھی ، اس کھانسي نی آپکو بڑي تکلیف دي .

شیخ جي

کسی ؟ مجھی ؟ نہیں سیداني بي بڑھاپی میں تو کھانسي تکیہ کلام ھو گئي ھی ، سننی والون کو اس سی تکلیف ھو مجھی تو آرام ملتا ھی .

رقیہ خاتون

سچ ھی شیخ جي بڑھاپا سو بیماریون کي بیماري ھی ، آپ تو

خدا رکھی پانچ اوپر ستر برس کی ھیں، صغرا کی باپ کو ابھي ساٹھہ پوری نہیں ھوئی وہ بھي سدا کی روگي ھوگئی ھیں.

شیخ جي

اجي الطاف میاں کي نہ کہئی، وہ جواني ھي میں کون تندرست تھی - بات یہہ ھی کہ جب انسان ایک اندھیری کوٹھڑي میں رات دن جانماز پر بیٹھا رھی گا تو صحت آپ ھي خراب ھوا چاھی.

رقیہ خاتون

بس شیخ جي آپ کي انھیں باتوں سی تو آگ لگ جاتي ھی آپ کی نزدیک جو اللہ کا نیک بندہ نماز وظیفہ میں اپنی دن رات کاٹي وہ احدي اور نکما ھی.

شیخ جي

ای لو سیداني بي خفا ھو گئیں. میں نی تو ایک بات کہي تھي اونپر اعتراض کب کیا تھا.

رقیہ خاتون

آپ منہہ سی نہ کہیں مگر دل میں یہي ھی، کہئی میں جھوٹ کہتي ھوں.

شیخ جي

اب آپ کہلواتي هیں تو میں کہتا هوں ، میر الطاف حسین کی کاهل هونی میں کیا شبہه هی ، جو شخص دنیا میں اپنی خاندان کو نه سنبهال سکی ، جو اپنی همسایوں کا حق نه ادا کر سکی ، جو اپني جائداد کو اپنی نالائق سالی اور ایک بی ایمان مہاجن کی هاتهوں برباد هونی کی لئی چهوڑ دی ، وه کاهل نہیں تو کیا هی .

رقیه خاتون

دیکهو نه میں جانتي تهي که صغرا کی باپ اور احمد حسین کو صلواتیں سنانا آپکو منظور تها۔ میں احمد حسین کي طرف سی تو کچهه نہیں کہتي ، لوگ کہیں گی بہن هی طرفداري کرتي هی ، لیکن صغرا کی باپ کو کوئي دوسرا کچهه کہتا تو منهه جهلس دیتي۔ غضب خدا کا اوس شخص نی دنیا کو چهوڑا ، چین آرام تج دیا ، دن رات کي عبادت میں اپني جان هلکان کردي اور لوگوں کی نزدیک کاهل هی .

شیخ جي

سیدانی بي کاهلي اسي کا نام نہیں هی که آدمي سچ مچ هاتهه پیر نه هلائی ، جو شخص اپنی سمجهه سی کام لینا

نہیں چاھتا اور زندگي کي گتھیوں کی سلجھانی سی جي چراتا ھی وہ سب سی بڑھکر کاھل ھی ، محض اللہ اللہ کرنی سی کوئي شخص اللہ کا نیک بندہ نہیں بن جاتا ، اسکی لئی پہلي شرط ھی کہ انسان دنیا میں اپنا فرض جانی اور ادا کری ، اللہ کي اور بندوں کی لئی مصیبت نہیں بلکہ راحت کا باعث ھو .

رقیہ خاتون

ای ھی تو اوس بیچاری نی کس کی سر پر مصیبت ڈھائي ھی

شیخ جي

اوس بیچاری نی مصیبت ڈھائي ھی اپني اسامیوں پر ، جنکا خدا نی اوس سی سابقہ ڈالا تھا ، اور جنھیں اوس نی میاں احمد حسین کی سپرد کر دیا کہ پولیس سی ملکر اونھیں لٹوائیں ، اوس نی مصیبت ڈھائي ھی اپنی خاندان پر ، جسکي آدھي جائداد اوسکي نمازگذاري کي بدولت مھاجن کی قبضہ میں جا رھي ھی ، اوس نی مصیبت ڈھائي ھی اپني بیٹي اور بھتیجي پر جنکي تعلیم و تربیت کو اوس نی آپ پر چھوڑ رکھا ھی . (کھانسنی لگی)

رقیہ خاتون

یا اللهؐ! یا الله! اب میری باری آئی ۔ شیخ جی آپ بزرگ ہیں اس لئی زبان روک کر رہ جاتی ہوں مگر اتنا کہی بغیر نہیں رہ سکتی کہ بڑھاپی میں آپکا دماغ صحیح نہیں رہا—— میں آئی تھی ایک معاملی میں صلاح کرنی مگر سڑی سودائیوں سی کون باتیں کری، لیجئی بندگی میں جاتی ہوں.

شیخ جی

(ہنس کر) آپ نی خود ہی چھیڑ چھیڑ کی کہلوایا ورنہ میں نی تو آپ لوگوں کو عقل کی راہ سجھانی سی توبہ کرلی ہی۔ اچھا، لی اب غصہ کو تھوک دیجئی میر الطاف حسین میں خوبیاں بھی بہت سی ہیں آپ کہیں تو سنا چلوں۔ سیدانی بی —— ہائیں کیا سچ مچ چلی گئیں.

رقیہ خاتون

کیا کروں بیٹھہ کی، انسان اپنی حواس میں ہو تو اوس سی بات کی جائی.

شیخ جی

اچھا اب سی ہی، میں سمٹ سمٹا کی حواس میں سمایا جاتا ہوں.

رقیه خاتون

لیجئی اب گالیاں دینی سی تهکی تو دل‌لگي کرنی لگی- کهتي هوں که بڑي ضروري باتیں کرنا هیں.

شیخ جي

یا الله تو ضروري باتیں کیا ضرور هی که رو رو کی کي جائیں اور کراه کراه کی سني جائیں، آپ کهه چلئی میں بهت غور سی سن رها هوں.

رقیه خاتون

کچهه نهیں بات یهه هی که مجهی سعیده کي طرف سی بڑي فکر هی یهه لڑکي ایسي گهنّي هی که اسکي دل کي بات هي نهیں سمجهه میں آتي، دن بدن دبلي هوتي جاتي هی اور اوپر سی پڑهنی کي هوس هی، ویسی تو میں روک تهام کرتي هوں لیکن جب بهائي یهاں هو تو سوای کتاب سی سر مارنی کی اور کوئي کام هي نهیں هی- اور یهه منظور تو دنیا سی انوکها لڑکا هی اوس نی میري بچي کو خدا جانی کیا سمجها دیا هی که وه زندگي سی بیزار هوگئي هی میں دن رات چیخا پیٹا کرتي هوں مگر نه تو وه خدا کي

بندي منهه سی کچهه کہتي هی اور نه میری کہنی پر کان دهرتي هی.

شیخ جي

جہان تک میں سمجها آپ کو اوس سی دو شکایتیں هیں ایک یہه که پڑهنی کا شوق رکهتي هی دوسری یہه که اداس رها کرتي هی اور اوسکا علاج آپ یہه کرتي هین که اوسی پڑهنی نه دیں اور اوس پر خفا هوں.

رقیه خاتون

آپ نی پهر اولٹي اولٹي باتیں کرنا شروع کیں، میں اوسپر خفا هوتي هوں تو اوسکي بهلائي کی لئی یا خدا نخواسته دشمني سی؟

شیخ جي

سیداني بي سنئی سعیده کو میں نی گود میں کهلایا هی اور اوسکی باپ کو بچپن سی پڑهایا هی اس لڑکي کي طبیعت کي افتاد آدمي جب سمجهه سکتا هی جب اسکی باپ کي سیرت سی خوب واقف هو، شجاعت حسین آپ کی دیور تهی، مگر اونکو نه آپ نی پہچانا نه آپکی شوهر اور بهائي نی، اور سچ پوچهئی تو سوای میری اور چند اور لوگوں

کی کسی نی بھي نہیں۔ اگر میں آپکو اونکي طبیعت اوراونکی
خیالات سمجھاؤں تو آپ کیا سمجھینگي، اتنا سن لیجئی
که مرحوم ایسا دماغ رکھتی تھی جو روزمره زندگي سی
آگی کچھه سوچ سکتا تھا اور ایسا دل جو اپنی اور اپنی
خاندان کی رنج و راحت کی علاوه اور باتوں کا بھي احساس
رکھتا تھا۔ ایسی لوگون پر اون ذرا ذرا سي باتون کا بہت
اثر هوتا هی جو آپکی نزدیک کچھه معني نہیں رکھتیں،
سعیده اونکي بیٹي هی اور اوس نی منظور سی کہیں زیاده
اونکي طبیعت پائي هی، علاوه اسکی وه عورت هونی کی سبب سی
اون سی بڑھکر درد طبیعت میں رکھتي هی، اس کی سی
لوگ دنیا میں محض کھانی پینی اور سونی کی لئی نہیں بلکه
قلب و دماغ سی بھي کام لینی کی لئی پیدا هوتی هیں اور
اگر اونہیں اپنی خیالات و احساسات کو الفاظ میں اور
مقاصد کو کاموں میں ظاهر کرنی کا موقعه نه ملی تو یهه دل
هي دل میں کڑھتی هیں اور اونکي زندگي خاموشي
افسردگي اور حزن و ملال بنکر ره جاتي هی۔ اب اس
لڑکي کا دل تو ٹھرا اسدرجه اثرپذیر، اور پیدا هوئي هی
وه ایسی ملک میں جہاں عورت کو جاننی، سوچنی، اور
کرنی کي ممانعت هی تو جو نتیجه هونا چاهئی وه ظاهر

هی، اوسپر طره هی آپ کي محبت جو اوسکی تهوڑی بهت پڑهنی کو بهي روکنا چاهتي هی اور تنبیه و سرزنش سی اوسکی دلکو اور صدمه پهونچاتي هی.

رقیه خاتون

شیخ‌جي میري سمجهه میں آپکي باتیں نہیں آتیں- یهه میں بهي سمجهتي هوں که لڑکي سچ مچ شیشه کا سا دل رکهتي هی مگر یهه کسي طرح نہیں هوسکتا که میں نصیحت کرنا چهوڑ دوں، جوان لڑکي کي تعلیم آسان نہیں هی، اگر گهر کي جهڑکي سی کام نه لوں تو کل کو میري برابري کرنی لگی گي- خیر، میں‌نی جس بات میں صلاح لینی کی لئی آپکو بلایا تها وه یهه هی که میری نزدیک اگر سعیده کي شادي هوجائی تو گهر کی کام دهندی میں اوسکا جي بهل جائیگا آپ کي کیا رائی هی؟

شیخ جي

یهه لیجئی آپ نی پهر دیوانی کو هوکي کنجي دیدي، میں ابهي اپني پهلي تقریر سی هانپ رها هوں آپ نی وه بات کهدي که اوبل پڑنی کو جي چاهتا هی مگر آپکی سامنی بکواس کرنی سی کوئي فائده نہیں اسلئی اب میں

آپکي بات کا نهايت اختصار سی جواب ديا کرونگا ـ آپ جو مجهه سی پوچهتي هين يهه ميری نزديک سعيده سی پوچهنا چاهئی.

رقيه خاتون

اور سنو لوگو ، مين لڑکي سی جاکر اوسکي شادي کي باتين کرون۔ شيخ‌جي آپکي حيا شرم کو آخر کيون آگ لگ گئي،يهه باتين لڑکيون سی دنيا مين کوئي کرتا هی' باپ مان، چچا چچي آخر کاهی کی لئی هوتی هين ؟

شيخ جي

جواب سی بخوف طوالت قطع نظر کر کی گذارش هی که آپ سعيده کي شادي کس سی کرنا چاهتي هين ؟

رقيه خاتون

يهه بهي کوئي پوچهنی کي بات هی اوسي سی جس سی منگني هوئي هی.

شيخ جي

يعني مسمي محمد جواد مدرس مڈل اسکول سی .

رقيه خاتون

اور نهين تو کس سی ؟

شیخ جي

میں اسکی بالکل خلاف هوں—

رقیه خاتون

کیوں آخر ؟

شیخ جي

نمبر ایک ، جواد جهل مرکب هی۔ نمبر دو ، محسنه کي اور اوسکي طبیعت میں راجه بهوج اور گنگاتیلي کا فرق هی، نمبر تین ، وه ایک دوسری لڑکی سی شادي کرنا چاهتي هی.

رقیه خاتون

صاف صاف کیوں نه کهئي که آپ سعیده کي شادي محمد علي سی هونی کا خواب دیکهه رهی هیں۔ لوگ سمجهتی هیں که جو جو منصوبی گنهتی هیں وه مجهه سی چهپی هوئی هین مگر مین ایسي ننهي نهیں هوں مجهی رتي رتي کي خبر هی اور سبکو سنا کر کهتي هوں— که چاهی ادهر کي دنیا ادهر هوجائی میري بچي کا بیاه اوس بد نصیب محمدعلي سی نهین هوسکتا.

شیخ جي

آپکا یہہ خیال هی اور میں یہہ سمجھتا ھوں که دونوں طرف کي دنیا اپني اپني جگه پر قائم رهیگي اور آپکي بچي کا بیاه محمدعلي سی رچیگا.

رقیه خاتون

وه کون تیس‌مار خاں هی جو میری مقابلی پر آئیگا؟ میں بهي تو سنوں اوسکا نام.

شیخ جي

سعیده.

رقیه خاتون

بس میں تو سمجهي تهي کوئي بڑا رستم هی' میاں منظور صاحب بهادر کو آپ کیوں بهول گئی؟

شیخ جي

سعیده کا مقابله ایک تو آپ کي اور احمدحسین کي قوت جسماني سی هی اور دوسری خاندان اور قوم کي رائی سی- پہلی معامله میں بیشک منظور اوسکي مدد کریگا، مگر دوسری میں وه آپ اپني مددگار هوگي کیونکه اوسکا دل قوي هی اور اراده مضبوط.

رقیه خاتون

(طعن آمیز هنسي کی ساتهه) کیوں نهیں یهه دبو گم صم لڑکي ضرور کنبی قبیلی سی لڑائي لڑیگي ، اچها هی میں بهي تماشا دیکهونگي .

شیخ جي

جي هاں یهي بی زبان لڑکي ساری جہان کا مقابله کریگي میں کہه چکا هوں که آپ اس لڑکي کو نهیں پهچانتي هیں سنئی ، دنیا کی دو تمدنوں کی ٹکرانی سی ایک شرار پیدا هوا هی جسکا مخزن اس لڑکي کا دل هی ، ایشیا کی مغرب سی ایک قوم عزم ، حوصله اور جرأت لیکر آئي اور مشرق میں ایک دوسري قوم تهي جو صبر ایثار اور درد رکهتي تهي- دونوں کی صدیوں تک ساتهه رهنی سی ایک نئي سیرت کا خمیر تیار هوا جسکی اجزا میں دونوں قوموں کی جوهر ملی جلی تهی- تعجب کي بات هی که ان دونوں قوموں کی مردوں نی اس دولت کی لینی سی انکار کیا اور کہا یهه هماري چیز نهیں هی ، مگر عورتوں نی چپکی سی لیکر اپنی قلب میں چهپا لیا ، اب چونکه عورتونکی دل

پر جہالت اور غفلت کی بندوں نی پہرا بٹھا رکھا ھی' اسلئی اور بہت سی بیش بہا خزینوں كي طرح یہہ امانت بھي زمانہ كي نظرون سی پنہاں ھی۔ اس سعیدہ نی خوش قسمتي سی ایسا باپ پایا جسکي بدولت وہ کم سی کم خود اس سی واقف ھوگئي ھی کہ اسکی پاس کیا بی بہا دولت ھی۔اب آپکي اور ساری زمانی كي مخالفت کو وہ صبر خاموشي اور مسکیني سی برداشت کرتي ھی لیکن اگر آپ یہہ سمجھیں کہ آپ بہن بھائیوں كي سختي نی اوسکی عزم کو دبا دیا ھی اور اوسکی حوصلی کو توڑ دیا ھی تو آپ سی بڑھکر کوئي غلطي پر نہیں ' وہ دن آرھا ھی کہ آپ پر بھي اصل حقیقت عیاں ھوجائیگي۔

رقیہ خاتون

شکر ھی آپ نی بس توکي، میں تو سمجھي تھي شام ھوئي اب مجھی آپ کی سٹھیا جانی میں مطلق شبہہ نہیں رھا ' خدا جانی کہاں كي بہکي بہکي باتیں کرتی ھیں، لڑکي کی دل میں پورب پچھم، خمیر، خزانہ، خاک دھول، خدا جانی کیا کیا ھی۔ خیر، میں آپکا عندیہ لینی آئي تھي معلوم ھوگیا کہ آپ نی بھي میري دشمني پر کمر باندھي

هی ـ بہت خوب زندگي هی تو دونوں دیکھیں گی کہ کیا هوتا هی۔ اچھا بندگي عرض هی میں جاتي هوں.

شیخ جي

جیتي رهو ، (اوٹھکر باهر کي طرف چلی) (آپ هي آپ) یہہ تو سچ کہتي هی لڑکي ، میں ضرور سٹھیا گیا هوں ورنہ اسکی سامنی ایسي باتیں کیوں کرتا جو اسکی گلہري برابر دماغ مین کسي طرح نہیں سما سکتیں۔ دوسری اسی اس طرح مشتعل کردینا بھي برا هی مگر میں مجبور هون بڑھاپی کی سبب سی زبان پر قابو . . . .

(ڈیوڑھي کی دروازی سی نکل گئی)

(پردہ گر جاتا هی).

تیسرا سین

(ایک چھوٹا سا کمرہ هی ، جسمیں ایک طرف ایک پلنگ بچھا هی ، اور اوسکی پاس ایک چھوٹا سا تخت هی ، جس پر منہہ دھونی کا سامان اور نیچی ایک تسلہ رکھا هی ، کمرہ میں ایک طرف ایک چھوٹي سي میز

اور اوسکی سامنی اور سیدھي طرف ایک ایک کرسي رکھي ھی- میز پر چند کتابیں اور قلم داوات وغیرہ ھی کونہ میں ایک الماري پر چند کتابیں رکھي ھیں دیوار پر ایک نقشہ لٹکا ھوا ھی.

سعیدہ تخت پر بیٹھي منہہ دھو رھي ھی چند منٹ کی بعد رقیہ بیگم کمری میں داخل ھوتي ھیں. سعیدہ جو اب منہہ دھو چکي ھی اور تولیہ سی خشک کر رھي ھی اوسی چھوڑ کر جلدي سی اوٹھہ کھڑي ھوتي ھی).

سعیدہ

تسلیم عرض ھی، چچي جان.

رقیہ خاتون

جیتي رھو بیٹي، خدا عمر دراز کری — اب طبیعت کیسي ھی؟ رات کو دشمنوں کو بخار تھا.

سعیدہ

جي ھاں، خفیف سي حرارت تھي. اب اچھي ھوں.

رقیہ خاتون

میں رات کو ادھر سی گذري تو دیکھا ایک دروازہ کھلا ھوا

تھا، میں نی فوراً بند کیا. تمھیں اتنا سمجھنا یا کہ بخار میں ھوا نقصان کرتي ھی، مگر تم پر اثر نہیں ھوتا.

سعیدہ

چچي جان، رات گرمي بہت تھي.

رقیہ خاتون

بیٹا مانا کہ گرمي تھي، مگر صحت کا خیال مقدم ھی. پسینہ آتی میں ھوا کا لگ جانا بہت برا ھی— آخر ھم لوگوں کي اتني عمر آئي ھی، ھم نی بھي کچھہ دنیا میں دیکھا ھی!— تم نی دو حرف کیا پڑہ لئی ھیں کہ اپنی نزدیک گھر بھر سی زیادہ عقلمند ھوگئي ھو، اور سچ پوچھو تو اسي پڑھنی نی تمھیں بیمار ڈالا ھی: دن بھر میری ساتھہ باورچي خانی میں کام کرنا، سینا، پرونا، اور رات کو بیٹھہ کر پڑھنا— صغریٰ کہتي تھي کہ گھڑي بھر پڑھنی سی سر میں درد ھونی لگتا ھی، نہ کہ دو دو گھنٹی سر مغزن کرنا— بات ساري یہ ھی کہ آجکل بھائي موجود ھیں، اسي لئی دماغ عرش پر ھی!

سعیدہ

(کچھہ جواب نہین دیتي— بلکہ اثناء گفتگو میں ایک جھاڑن لی کر اپني میز صاف کرنی لگتي ھی).

رقیہ خاتون

اور میري سمجهه میں نہیں آتا یہ پڑهنا هی کاهی کی لئی— قران پڑه لیا، نماز روزی کی مسائل تحفة العوام میں سی نکال لیتي هو ، اب خون پاني ایک کرنی سی کیا فائده هی؟ هاں خوب یاد آیا— صغریٰ کہتي تهي کہ تم نی اوسی خط لکهه کر بهیجا تها— آخر تم چاهتي کیا هو؟ کیا بالکل هي خاندان کی ناک کٹوانی کا اراده هی؟ جو سنی گا وه کیا کہی گا کہ میر سجاد حسین کي پوتي تحریریں لکهتي هی! شجاعت مرحوم کو خدا بخشی جانی کیا سوجها کہ لکهنا سکها یا— خیر اوس کو بهي صبر کیا— تختي لکهتی لکهتی بهائي کو خط جانی لگی— اس کو بهي کسي طرح سهہ لیا— مگر یہ تو مجهہ سی نہیں دیکها جائی گا کہ دوسری کنبی تک بات پهونچی. خبر دار! اب کوئي خط پتّر صغریٰ کي سسرال گیا تو مجهہ سی برا کوئي نہیں هی— ادهر دیکهو! تم سی کہتي هوں!—

سعیده

(میز جهاڑنا موقوف کرکی بی تعلقي کي نظر سی رقیہ کي طرف دیکهتي هی).

رقیہ خاتون

میں دم بهر کی لئی تمهارا مزاج پوچهنی آئي تهي، یہاں آ کر

باتوں میں لگ گئي. هاں— مجهی یه بهي کهنا تها که محسن کا خط آیا هی، وه صغرا کو لینی آرها هی اور دوپهر کي گاڑي سی اوتری گا. اگر تمهاري طبیعت ٹهیک هو تو دوپهر اور شام کی کهانی کی لئی ٹهیک ٹهاک کر لو— لیکن جو جي نڈهال هو تو خبردار کسي کام میں هاتهه نه لگانا! صغرا کو سمجها دو، وه سب کر لی گي.

سعیده

جي نهیں— میري طبیعت اب بالکل صاف هی.

رقیه خاتون

اچها میں اب جاتي هوں— مجهی صغری کي لڑکي کی کرتوں میں لچکا ٹانکنا هی. (چلي جاتي هیں)

سعیده

(اپني کتابیں ترتیب سی رکهتي هی، اس سی فارغ هوکر میز کی خانه سی ایک تصویر نکال کر دیکهنی لگتي هی. صغریٰ کمره میں داخل هوتي هی، اور سعیده کی هاتهه میں تصویر دیکهه کر چپکی چپکی قدم رکهتي هوئي اوس کی پاس پهونچ کر پیچهی سی جهانکنی لگتي هی. سعیده ایسي محو هی که اوسی مطلق صغریٰ کی آنی کي خبر نهیں).

کیا پیارا چہرہ هی!　　صغرا

سعیده

(چونک کر) ای هی — آپ بهي ڈرا دیتي هیں بعض وقت صغرا بہن!

صغرا

سچ کہوکیسي چوري پکڑي هی! نکلي نه محمد علي کي تصویر؟

سعیده

هاں، یه تصویر بهائي جاں یہاں بهول گئی تهی. اس وقت میز صاف کرتی میں سامنی آ گئي تو میں نکال کی دیکهنی لگي.

صغرا

(تصویر هاتهه میں لی کر) بہت دن کی بعد یه صورت دیکهي هی. چچا جان کي زندگي میں ساتهه کهیلا کرتی تهی، مگر تب بچپني کا چہرہ تها — اب اور هي بات هی. (سعیده سی) بهئي دولها خوب ڈهونڈه کی نکالا هی! بڑي خوش نصیب هو!

سعیده

کیسي باتیں کرتي هیں آپ — کس کا دولها، کہاں کي دولهن؟

چلو بس باتیں نه بناؤ! مجهی سب معلوم هی— روزانه خطلکهی جاتی هیں، تحفی آیا جایا کرتی هیں.

سعیده

آپ خواب دیکها کرتي هیں، اور صبح اوٹهه کی بهولی سی سمجهه لیتي هیں که جاگتی میں دیکها تها.

صغرا

یه تصویر بهي تو خواب میں دیکهه رهي هوں نه؟ آخر تم انکار کیوں کرتي هو؟—

سعیده

جب کوئي بات بهي هو—آپ کو تو هر وقت هنسي سوجهتي هی.

صغرا

هنسی هي گهر بستی هیں— بهئي میں تو دل سي تمهاري خیر خواه هوں، اور دعا کرتی هوں که محمد علی سی شادی هو— وه چکنی مٹي کا ڈهیر جواد مجهی ایک آنکهه نهیں بهاتا.

سعیده

بس هو چکا— اب کوئی اور ذکر چهیڑئیي.

صغرا

اچھا تمھارا مزاج کیسا هی؟

سعیده

الحمد لله ـــ اچھي هوں.

صغرا

کیا اماں جان یہاں آئي تھیں ؟

سعیده

هاں، ابھي ابھي تشریف لی گئي هیں.

صغرا

نئي خبر تو سنا گئي هونگي؟

سعیده

هاں، کہتي تھیں دولھا بھائي آ رهی هیں ـــ مبارک هو!

صغرا

بس رهنی بھي دو مبارکباد ـــ یه بھي معلوم هی کاهی کی لئی آ رهی هیں؟

سعیده

آپ کو لینی ـــ اسي لئی تو میں نی مبارکباد دي تھي.

صغرا

یا اللہ! یہ بھي کوئي خوشي کي بات هی کہ آدمي اپنا گھر چھوڑ کی پرائی گھر جائی؟

سعیدہ

پرایا گھر کیوں — آپ کا نہیں هی؟

صغرا

ای هاں، کیوں نہیں — ایسي هي تو میري تقدیر هی کہ راج کرونگي. — بھلا خوش دامن صاحبہ کو خدا سلامت رکھی، اونکی هوتی هوئی میري کون هستي هی؟

سعیدہ

یہ میري سمجھہ میں نہیں آتا — دولھا بھائي اپنی والد کی انتقال کی بعد افسر خاندان هیں، آپ اونکي بیوي هیں — آپ کي کوئي هستي نہیں؟

صغرا

بڑی افسر خاندان هیں! ماں کي پلکوں کی اشارى پر چلتی هیں: وہ جو کہہ دیں، مجال نہیں اوس میں بال برابر فرق آجائی — جو کچھہ کماتی هیں لاکر بي اماں کی هاتھہ میں رکھہ دیتی هیں، وهي اندر باهر سب کا انتظام کرتي هیں. میري

وہ حیثیت هی جو لونڈي کي هوا کرتي هی : پکانا ، رینددهنا ، سینا پرونا ، یہ سب میری متعلق هی ، یہ سب هی اور یہ بندي منہہ سی اف نہیں کرتي . مگر جو چاهو کہ دشمنوں کو چین آجائی تو یہ ناممکن هی ، دنیا بهر کی الزام میری سر تهوپی جاتی هیں ، لڑکی کا دل ماں سی میں پهراتي هوں ' ساس کا ادب میں نہیں کرتي ' بدزبان میں هوں ، غرض کوئي برائي ایسي نہیں جو مجهه میں نہ هو — اور سب فرشتی هیں .

سعیدہ

پهر آپ هي دیکهئی — میں جو کہتي هوں کہ مشترکہ خاندان فساد کي بنیاد هی تو آپ خفا هوتي هیں .

صغرا

تم تو دنیا سی نرالي باتیں کرتي هو ! یہ میري تقدیر هی کہ ایسی ماں کی غلام سی پالا پڑا هی ' نہیں تو ایسي اللہ کي بندیاں بهي هیں جن کی میاں اون کی بس میں هیں — وہ گهر بهر میں راج کرتي هیں اور ساس کو ناکوں چنی چبوا دیتي هیں .

سعیدہ

وہ تو ایک هي بات هی — کہیں ساس بہو کو ستاتي هی کہیں بہو ساس کو : امن کسي گهر میں نہیں هی .

صغرا

تمهاری لئی ایک بات هی، کوئي میری دل سی پوچهی — اب رها امن نه هونا، تو یه دنیا کا قاعده هی، اس کی لئی کوئي کیا کری. جب تمهاري شادي هو تو میاں کو لی کر اپنا گهرونـدا الگ بنانا. (منظور داخل هوتا هی). منظور بهائي بندگي!

سعیده

آداب عرض هی، بهائي جان!

منظور

کیوں سعیده طبیعت کیسي هی؟

سعیده

الحمد لله، بالکل اچهي هوں — حرارت رات هي کو جاتي رهي.

منظور

آج صاحب بهادر آ رهی هیں — معلوم هوتا هی ابهي یهاں استقبالي کمیٹي کا اجلاس هو رها تها.

صغرا

میں نه کسي کا استقبال کرتي هوں نه کسي کي کمیٹي —

یه آپ کي بہن صاحبه مشت . . مشت . . مشترکه خاندان کي بحث کر رهي هیں.

سعیده

بهائي جان۔ صغرا بہن اپني ساس کي شکایت کر رهي تهیں که گهر بهر پر حکومت کرتي هیں، انهیں معطل کر رکها هی، اور ان سی همیشه لڑتي رهتي هیں. میں نی کہا که یه مشترکه خاندان کي خرابي هی تو خفا هوتي هیں اور کہتي هیں که دنیا کا قاعده هی که سب مل جل کر رهیں.

صغرا

آپ هي کہئی میں کچهه جهوٹ کہتي هوں، دنیا جہاں میں کون شادي کی بعد الگ گهر کر کی بیٹهتا هی.

منظور

پهر تم چاهتي کیا هو آخر؟

صغرا

میں چاهتي هوں که جسطرح خوشدامن صاحبه مجهه بیگناه پر ستم توڑتي هیں خدا وه دن لائی که میں بهي بتا دوں بہو کیسي هوتي هی.

منظور

تم نی کبھي اس پر بھي غور کیا ھی که ساس بهو میں مخالفت کیوں هوتي ھی؟

صغرا

میں دیواني تو هوں نہیں که غور کیا کروں، سب خدا کی حکم سی هوتا ھی.

منظور

اسي وجه سی تو اور بھي غور کرنا چاھئی که سب خدا کی حکم سی هوتا ھی اور جو کوئي نه کری اوسی بقول شیخ جي کی نه خدا کي پروا ھی نه اوسکی حکم کي اور نه اوس کي جو هوتا ھی.

صغرا

اچھا آپ ھي کوئي سبب بتائي، آپ تو غور کرتی هوں گی.

منظور

ساس بهو میں میل ساس کی بیٹی اور بهو کی شوهر کی سبب سی نہیں هوتا ـ ایک طرف تو ماں، جو اپنی بیٹی کو بچپن سی به هزار ناز و نعمت پالتي ھی اور اوسی اپني زندگي کا سهارا جانتي ھی، سمجھتي ھی که ایک غیر عورت نی آ کر اوس کی

نور نظر کو اوس سی چھین لیا ۔ دوسري طرف بیوي جو اپنی عزیز
اقارب ، گھربار کو چھوڑ کر اور ایک شخص کا دامن تھام کر
اوسی اپني زندگي کا شریک بناتي ھی کسي طرح یہہ گوارا نہیں
کر سکتي کہ اوسکا چھیتا کسي اور کو، خواہ وہ ماں ھي کیوں
نہ ھو ، اوس سی زیادہ عزیز رکھی، بلکہ اوسی اس سی بھي
اذیت ھوتي ھی کہ کوئي دوسرا اوسکی چھیتی کو خود اوس سی
زیادہ چاھی ۔ انسانیت کی نشو و نما کي ابتدائي حالت میں یہہ
تعلقات عداوت کا پہلو اختیار کرتی ھیں لیکن جب نوع انساني
علم و تمدن کي شاھراہ میں آگی قدم بڑھاتي ھی اور محبت کا
مفہوم پاکیزہ تر اور لطیف تر ھو جاتا ھی تو انسان اوس سی جسی
اوسکا محبوب چاھی یا جو اوس کی محبوب کو چاھی بجای عداوت
کی محبت کرتا ھی ، اب ظاھر ھی کہ ھندوستان قوموں کی ارتقا
کی ابتدائي زینہ پر ھی اور بالخصوص یہاں کي عورتیں تو
حیوانوں سی ذرا ھي بہتر ھیں، اوسپر طرہ یہہ ھی کہ مشترکہ
خاندان کي بدولت ساس بہو ھمیشہ ایک دوسری کی سر پر سوار
رھتي ھیں. اس میں لڑائي کی قدرتي ھیجان کو پوري طرح اظہار
کا موقعہ ملتا ھی اور ھر گھر میدان جنگ بن جاتا ھی.

صغرا

یا اللہ! بہن تو تھي هیں بھائی اور بھي فیلسوف نکلی، ان تقریروں کا بھلا میں کیا جواب دی سکتي هوں.

منظور

اچھا اپنی شوهر جنگ بہادر کو آجانی دو، دونوں مل کر مجھه سی بحث کرنا.

صغرا

جي هاں- وہ ضرور اپني ماں کی مقابلی میں میرا ساتھه دینگی! یہه هوتا تو پھر سارا رونا هي کاهی کا تھا.

منظور

ماں کی مقابلی کا کیا ذکر هی، میں تو مشترکه خاندان کی مسئله پر علم معاشرت کی نقطۂ نظر سی بحث کرنی کو کہتا هوں.

صغرا

بھلا نقطۂ نظر سی بحث کر کی مجھی کیا مل جائیگا؟ آپ سی کوئي اپنا دکھه درد بیان کری تو آپ بجای تسلي تشفي کرنی کی اور اوپر سی نقطۂ نظر لی بیٹھتی هیں.

سعیده

(هنس کر) بھائي جان کي اور آپ کي نہیں بنی گي- آپ کو

اپني فکر هی اور اونهیں ساری جہان کي، آپ اپني ساس کا فیصله کرنا چاهتي هیں اور بهائي جان دنیا بهر کي ساسوں کا قصه نپٹانا چاهتی هیں.

منظور

(مسکراتی هوئی) بهئي صغرا یهه تمهاري زبردستي هی که تم سمجهتي هو مجهی تم سی همدردي نهیں، مگر بات یهه هی که جن مشکلات میں تم مبتلا هو اونهیں میں تمهاري هزاروں بهنیں گرفتار هیں. اس لئی میں ان پر خصوصي نهیں بلکه عمومي نقطهٔ.... عام حیثیت سی غور کرتا هوں، تمهاري ساس کچهه دنیا سی نرالي....

صغرا

بس منظور بهائي یهي تو کهتي هوں که آپ نهیں جانتی مجهی کس بلا سی سابقه پڑا هی، آپ کبهي خوشدامن صاحبه کو دیکهیں تو معلوم هو که دنیا سی نرالي هیں یا نهیں. وه ڈراؤني شکل که خدا کي پناه، هتني کا سا ڈیل ڈول، بجو کي سي آنکهیں، موٹی موٹی هونٹهه، بالشت بهر کي ناک، پهر زبان کا یهه حال که میرا دل جانتا هی، جعل فریب پور پور میں....

منظور

بس بس رهنی دو صغرا، اب تم گالیوں اور کوسنی پر اوتر

آؤ گي۔ معلوم ہو گیا کہ تمھاري اور تمھاري ساس کي مخالفت انتہا کو پہونچ چکي ھی. محسن کو آنی دو میں اون سی اس مسئلہ پر گفتگو کروں گا۔ (خادمہ داخل ہوتي ھی)

خادمہ

سیداني بي کہتي ھیں کھانا پکانا شروع کیجئی، دیر ہو رھي ھی.

صغرا

(اوٹھتی ہوئی منظور سی) ھاں ھاں وہ آپ کي بات کو ضرور مانیں گی، میری منظور بھائي خوب اچھي طرح کھئی گا۔ مگر ضرور ۔ بھول نہ جائي گا .

منظور

نہیں بھولوں گا کیا .

صغرا

(اوٹھہ کر) آؤ سعیدہ چلیں، بہت کام کرنا ھی.

سعیدہ

آپ چلئی میں ایک منٹ میں آتي ہوں.

صغرا

دیکھو دیر نہ کرنا (چلي جاتي ھی) .

منظور

آج تو تمہارا سبق رہا، کل جمعہ ہی، پرسوں صبح کو پڑھنا.

سعیدہ

کیوں بھائي جان آخر سہ پہر کو فرصت نہ ہوگي؟

منظور

نہین آج کا دن تو سارا محسن کي نذر ہوگا.

سعیدہ

بہت اچھا، مگر سنیچر کو ضرور، ہاں یہہ تو بتائیي آپ نی جو نقشوں کي کتاب منگانی کا وعدہ کیا تھا ـ

منظور

ہاں میں نی محسن کو لکھہ دیا تھا وہ غالباً لائیں گی.

سعیدہ

خدا کری بھول نہ جائیں.

منظور

اچھا اب تم جا کر کام کرو، صغرا انتظار کرتي ہوگي.

سعیدہ

(اونھہ کر) آداب عرض ہی.

منظور

جیتی رهو ․

(پرده گر جاتا هی)

دوسرا ایکٹ

(ایک اونچي کرسي کا دالان هی، تختوں کی چوکی پر سفید چاندني بچھي هی اور صدر میں قالین اور گاو تکیه هی. میر الطاف‌حسین تکیه لگائی بیٹھی هیں. ایک چھوٹي‌سي تپائي پر حقه رکھا هی، تخت کی ایک سری پر احمد حسین، ایک تکیه دار مونڈھی پر شیخ کرامت علي اور دو کرسیوں پر محمدمحسن اور منظور بیٹھی‌هیں) .

احمد حسین

دولھا میاں، سنا هی که کلکٹر صاحب کي بدلي هونی والي هی.

محسن

یهه خبر یہاں تک تو صحیح هی که احکام صادر هو گئی تھی بلکه گزٹ بھي هو گیا تھا لیکن اس کی بعد کي کارروائي لوگوں کو معلوم نہیں. وه حکم منسوخ هو گیا اور صاحب بدستور یہاں رهیں گی.

احمد حسین

آخر یهه کیسی؟ سنا کرتی تھی که گورمنٹي احکام نادري هوتی هیں اور کسي کی ٹالی نہیں ٹلتی.

معلوم نہیں۔ «رموز مملکت خویش خسروان دانند».

احمد حسین

نہیں دولھا میاں آپ کو ضرور معلوم ھی مگر آپ بتانا نہیں چاھتی.

محسن

نہیں صاحب میں کیا جانوں.

احمد حسین

بس اب یہہ باتیں رھنی دیجئی۔ آپ کو صاحب اور میم صاحب دونوں جتنا مانتی ھیں وہ کس سی چھپا ھی۔ بھلا کوئي بات ھی کہ اونھوں نی آپ سی نہ کہا ھو؟

محسن

(مسکرا کر) آپ سی کس نی کہا کہ صاحب مجھی مانتی ھیں؟ خیر اب آپ پوچھنا ھي چاھتی ھیں تو سنئی، دو ھفتہ ھوئی میم صاحب نی مجھی بلایا اور کہا کہ ناظر ھم بڑا پریشان ھی

صاحب کا بدلي هونی کا حکم هو گیا هی اور هم جانا نهیں چاهتا۔ هم کو یهاں کا آب هوا بهت پسند هی اور دوسری اس ضلعی کا زمیندار لوگ بڑا اشراف هی.

احمد حسین

سچ کهتی یهه کهتي تهیں میم صاحب؟

محسن

اور نهیں کیا میں اپني طرف سی کهه رها هوں؟ خیر تو میم صاحب کهنی لگیں ناظر آپ کوئي ترکیب بتائي که صاحب یهاں ره جائی، میں نی کها حضور یهه کتني بڑي بات هی آپ کی اقبال سی آج هي حکم تبادله منسوخ هو جائی گا. بس حضرت وهاں سی آتی هي میں شهر کی وکلا اور دوسری معززین اور با اثر لوگوں سی ملا اور دو تار ایک هندوؤں اور ایک مسلمانوں کي طرف سی لاٹ صاحب کو دلوا دئی که محرم میں بلوی کي تیاریاں هو رهي هیں اگر یهه کلکٹر صاحب یهاں نه هوئی تو خونریزي کا اندیشه هی. شام کو بارگاه لفٹنٹي سی ارجنٹ تار پهونچا که تا حکم ثاني تبادله موقوف. یهه هی سارا قصه، مگر اسی اپنی هي تک رهنی دیجئی گا، اب تک سوای چند لوگوں کی کسي کو خبر نهیں هی. صاحب خود یهه سمجهتی

هیں کہ واقعي فساد کا اندیشہ هی۔ لوگوں سی دھڑا دھڑ مچلکی لی رهی هیں۔

احمد حسین

کیوں نہ هو دولھا میاں آخر آپ کس باپ کی بیٹی هیں، آپ کی والد نی اپني تحصیلداري کی زمانہ میں ایک جنٹ کو بدلوا دیا تھا، آپ نی کلکٹر کو روک لیا .

شیخ جي

واہ ناظر صاحب واہ ! رام مورتي کو سنا کرتی تھی کہ موٹر روک لیتا هی آپ نی کلکٹر کو روک کی دکھا دیا۔

میر صاحب

مگر سنو تو تم نی خلاف واقعہ تار دلوایا تو گویا سرکار کو دھوکہ دیا .

محسن

جي نہیں دھوکی کي کیا بات هی. محرم میں هندو مسلمان کي نزاع تو طی شدہ امر هی اور یہہ بھي یقیني هی کہ هماری صاحب جس طرح ان معاملات کو با حسن وجوہ سلجھا سکتی هیں اور کسي سی نہ بن پڑی گا .

شیخ جي

اری یہه کیا۔ اگر یہه سب سچ تھا تو آپ کي تعریف هي کیا هوئي . احمد حسین اسی حکمت تھوڑي کہیں گی .

احمد حسین

بس آپ کی نزدیک تو میں دنیا بھر کا جھوٹا هوں اور جھوٹوں کا قدر دان .

شیخ جي

نہیں توبہ کرو اگر تم جھوٹی هوتی تو هماری میر صاحب تمہیں اپنا سکریٹري امور دنیا کیوں بناتی اور مقدمی والی تمہیں گواهي میں کیوں لکھایا کرتی ، (محسن سی) هاں صاحب تو آپ نی فقط سچا تار دی کی کلکٹر صاحب کو روکا۔ خیر روک تو لیا ۔

منظور

میاں محسن تم نی ضرور تار دلوایا هوگا لیکن مسٹر فریزر کا تبادله منسوخ هونی کا اصل سبب یہه هی که اون کي جگه پر جو شخص آ رها تھا وه دفعةً بیمار هوگیا اور چھٹي لیکر انگلستان جانی والا هی .

محسن

تم سی یہہ کس نے کہا؟

منظور

محمد علي نے۔ اون سی خود مسٹر فریزر سی باتیں ہوئی تھیں.

محسن

بس معلوم ہوگئي حقیقت۔ ایسا ھي تو محمد علي کا کلکٹر صاحب سی یارانہ ھی.

منظور

یارانہ کاھی کو ھونے لگا، اون دونوں میں تو ھمیشہ سی ان بن ھی. محمد علي نے جب سی کاشتکاروں کي انجمن قائم کي ھی ساری حکام اونکی جاني دشمن ھیں. فریزر کا منشاء اونکو یہہ خبر سنانی سی یہہ تھا کہ تم میری جانی سی بہت خوش تھی اب سن لو کہ میں ٹلنی والا نہیں.

محسن

کیسي بچپن کي باتیں کرتی ھو! حاکم ضلع دشمن ھوتا اور محمد علي ضلع میں رھنی بھي پاتی۔ سب انجمن ونجمن رکھي رھتي اور صاحب زادی کو بوریا بندھنا سمیٹنا پڑتا.

منظور

کیون؟ حاکم ضلع کو اختیار هی که جسی چاهی ضلع سی نکال دی ـ

محسن

یون اختیار نہیں هی تو کیا هوا ـ وه سو بهانی سی باغیون کو کچل سکتا هی .

شیخ جي

مثلاً بقرعید کا مچلکه لیکی .

منظور

(غصه کی لهجی میں محسن سی) تمهاری نزدیک تو کلکٹر ـ (محمد جواد کی داخل هونی سی سب لوگ اودهر متوجه هو جاتی هیں اور سلسلۂ کلام منقطع هو جاتا هی) .

احمد حسین

آئیي آئیي هیڈ مدرس صاحب، کب سی آپ کا انتظار هی .

محمد جواد

(نهایت جهک کر سب کو سلام کرتی هیں) تسلیمات عرض هی ـ ناظر جي کي خدمت میں آداب (شیخ جي سی) بندگي ـ (احمد حسین سی) مجرا ، (منظور سی) کورنش ـ

(سب لوگ سلام کا جواب دیتی هیں)

میر صاحب

جیتی رهو، کهو آج تمهاری مکتب میں تعطیل هی نه ـ

محمد جواد

اجي تعطیل کیسي قبله و کعبه ـ ملازمان سرکاري اور خصوصاً عمال سر رشته تعلیمات مغربي و شمالي کو تعطیل کهاں پرسوں ڈپٹي صاحب به غرض معائنه تشریف لائیں گی. صبح سی مصروف دوڑ دهوپ تها، طالب علموں کو جمع کیا، مدرسه کی سامنی کي گهاس چهلوائي، درجوں کی اندر زمین کو لپوایا، دفعه چار میں چوهوں کی بل تهی اونهیں بند کرایا، بهت سي بنچیں گاؤں والی مانگ لی گئی تهی اون سی وایس منگائیں غرض بی انتها عرق ریزش کی بعد اب مدرسه اس قابل هوا هی که خوشنودي حکام بالا دست کي حاصل کری « از خردان خطا و از بزرگاں عطا ».

شیخ جي

بلکه حکم مرگ مفاجات.

(میر صاحب مسکرانی لگتی هیں اور محسن اور منظور به مشکل هنسي کو روکتی هیں).

احمد حسین

سنا ھی ڈپٹي صاحب بہت سخت آدمي ھیں ۔

محمد جواد

دیکھئی کیسی نکلتی ھیں ناچیز کا تواں سی پہلا سابقہ ھی سب مدرسوں کو تاکید کردي ھی کہ ایک سبق سب شاگردوں کو اچھي طرح نوک بر زبان کرا دیں، اب تک تو ڈپٹي صاحبان کا یہہ قاعدہ رھا ھی کہ ھیڈ مدرس کو حکم دیتی ھیں کہ سوال کری اور ھم لوگ اوسي سبق میں سی پوچھتی ھیں جو لڑکوں کی ذھن نشین پہلی سی ھوتا ھی ۔

شیخ جي

کہیں پارسال کا واقعہ نہ ھو ـ جب انسپکٹر صاحب معائنہ کو آئی تھی آپ نی لڑکی سی کہا کہ برٹش حکومت کی برکات بیان کرو، وہ لگا قحط کی اسباب بتانی ۔

محمد جواد

نہیں وہ تو حسن اتفاقیہ بات تھي ـ وہ لڑکا کئي دن غیرحاضر رھا تھا اوسی معلوم نہیں تھا کہ کون سا سبق یاد کرایا گیا ھی کسي دوسری ھم سبق سی پوچھا اوس نی اناپ شناپ بتا دیا، جب میں نی پوچھا تو جو اوسی یاد تھا سنانی لگا مگر اوس دن بھي

خیریت ہوگئی انسپکٹر صاحب رائی بہادر صاحب سی باتیں کر رہی تھی اونہوں نی سنا نہیں ورنہ خدا جانی کیا ہوتا .

شیخ جی

ہوتا کیا لڑکی سی ، اوس کی ماں باپ سی اور آپ سی مچلکه لی لیتی.

محمد جواد

شاہاں چه عجب گر بنوازند گدا را . میں نی صاحب کی جانی کی بعد دو رکعت نماز شکرانی کی پڑھی .

شیخ جی

اور سچ کہئی اون کی آنی سی پہلی نماز خوف پڑھی تھی که نہیں .

محمد جواد

یہه تو نہیں مگر جوشن کبیر میر صاحب سی لکھوالی گیا تھا وه بازو پر بندھا تھا .

شیخ جی

تو اب کی مرتبه ڈپٹی صاحب کی لئی جوشن صغیر لکھوالی جائیی .

میر صاحب

شیخ جي آپ دنیوي باتوں میں چاهی جتنا مذاق کیجئی امور دین کا مضحکه آپ کي بزرگي کی شایاں نهیں هي.

شیخ جي

میں هیڈ مدرس صاحب سي اون کی مذاق کي باتیں کر رها تها، آپ کیوں دخل دیتی هیں. آپ اعتراض کریں گی تو مجهی معقول جواب دینا پڑی گا اور اوس سي میں حتیٰ الامکان پرهیز کر تا هوں.

میر صاحب

آپ کو اس کا تو خیال کرنا چاهئي که جب آپ ایسي باتیں کریں گی تو ان نوجوانوں پر کیا اثر پڑی گا.

شیخ جي

انهیں نو جوانوں کي فکر تو میری لئی کا هش جان هو رهي هی، یهه غریب بچپن سی مغربي عقلیّت کي سائي میں پلی هیں اور عقیدت و معرفت کي روشني کو جو قلب کی نا پیدا کنار صحرا میں بهت دور چمکتي هی علم کي نزدیک بیں عینک سی دیکهنا چاهتی هیں اور جب کچهه نظر نهیں آتا تو کهتی هیں یهاں تاریکي کی سوا کچهه نهیں، مگر قانون فطرت کی خلاف

با وجودیکه یہہ روشني بہت دور هی اس کي حرارت قلب کی هر حصّي میں محسوس هو تي هی اوراسي نی اهل مغرب کو حیرت میں ڈال رکها هی که اگر روشني نہیں هی تو یہہ حرارت کیسي ؟ رهی هماری نو جوان تو انکا علم اورشک دونوں مانگی کي هیں اس لئی انهیں یہہ حیرت بهي نصیب نہیں.

یہہ تو هی انکي حالت اور اوس پر طرہ یہہ هی که کتابي مذهب کو جس سی ان کم نگاهوں کو نظر ملنی کي امیّد هو سکتي تهي آپ لوگوں نی چهو منتر بنا رکها هی، مذهب کي حقیقت قراردي هی عبادت ظاهري اور عبادت کا مقصد زندگي کی ادنیٰ مقاصد کا حصول پهر اگر یہہ لوگ اوس سی دور رهیں تو کون سي تعجب کي بات هی.

میر صاحب

مگر شیخ جي جوشنین کي فضیلت میں روایات صحیحه موجود هیں.

شیخ جي

بس رهنی دیجئی اپني روایات صحیحه.

احمد حسین

(اوٹهه کر) حضرت مجهه سی تو یہہ کفر نہیں سنا جاتا، میں تو رخصت هو تا هوں.

محمد جواد

شيخ جي آپ کا سا بزرگ اور ایسي با تیں کری، بڑی تعجب کي جگہہ هی. میں آپ سی خرد سال هوں لیکن اگر حکم هو تو منطق فلسفه سی خدا کا وجود ثابت کردوں، دفعه سات کي سائنس ریڈر تک میں بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم لکھا هی شیخ سعدي کہتی هیں .... اسوقت یاد نہیں آتا.

شیخ جي

الا یا ایها الساقی ادر کا ساً وناولها.

محمد جواد

نہیں وه اور شعر هی، چون سی شروع هو تاهي.

شیخ جي

بهئي میں تو چون وچرا سی خدا کی وجود کو نہیں ثابت کر سکتا البته اگر ضرورت پڑ جائی تو خدا کی وجود سی چون وچرا کو ثابت کردونگا.

(نوکر داخل هوتا هی)

حضور اندر سی کہلا بهیجا هی که کهانا تیار هي.

میر صاحب

اچھا کہہ دو آتی ہیں (اونہہ کھڑی ہوتی ہیں اور اون کی ساتھہ منظور، محسن ، احمد حسین اور جواد بھي).

میر صاحب

میاں محمد جواد تم بھي یہیں شیخ جي کی ساتھہ کھانا کھاؤ ، شام کو جانا.

محمد جواد

نہیں قبله و کعبه مجھی جانی دیجئی، بہت کام کر نا ھی.

شیخ جي

اجي ٹہرئی بھي آپ کي ساتھہ کھانا کھا نی میں لطف آئی گا آپ کی ماتحت مدرسی میں لیپ پوت کر لیں گی.

احمد حسین

نہیں جواد میاں تمھیں ٹہرنا پڑیگا، میں کھانا بھیجتاھوں.

دوسرا سین

(میر صاحب کی گھر کی زنانی حصی میں، ایک دالان هی جس میں تختوں کا چوکه بچھا هی. اس پر اوسي طرح کا فرش هی جیسا مردانی میں میر صاحب کي (نشست گاه) میں تھا. دالان کی ایک حصی میں دیوار سی لگي هوئي ایک گھرونچي هی جس پر گھڑي اور ایک تپائي پر چند کٹوری رکھی هیں، قالین پر محسن اور منظور تکیه سی لگی بیٹھي هیں اور احمد حسین قالین کا ایک کونه دبائی. چوکی کی پاس ایک نواڑ کا پلنگ هی جس کی سرهانی بچھونا لپٹا هوا رکھا هی، اوس سی تکیه لگائی رقیه خاتون بیٹھي چھالیه کتر رهي هیں، پائنتي کی جانب صغرا بیٹھي پان بنا رهي هی).

محسن

اماں جان، سعیده کھانا کھا کی کہاں غائب هو گئي؟

رقیه

اوسکا جي اچھا نہیں تھا، میں نی کہا جا کر ذرا آرام کری، مجھی اس لڑکي کي طرف سی بڑا اندیشه هی، سدا کي روگي هو گئي هی اور دن بدن گھلي جاتي هی اوسپر گھني اتني هی که دن بھر میں اني گني باتیں کرتی هی اور اپنا حال کسي کو نہیں بتاتي.

صغرا

میں تو تھوڑی دن سی یہہ بات دیکھتي ھوں، چچا میاں کي زندگي تک یہي سعیدہ بلبل کي طرح چہکتي تھي.

محسن

آپ کو اوس کي غذا کي طرف خاص توجہ کرنا چاھئی، عورتیں عموماً مردوں کی کھلانی کی اھتمام میں ایسي لگي رھتي ھیں کہ اپنی کھانی کي اونھیں مطلق پروا نہیں ھوتي، خراب اور نا کافي غذا نہ صرف جسم کو توڑتي ھی بلکہ مزاج کو بھی بدل دیتي ھی.

احمد حسین

محسن میاں، یہہ سچ ھی لیکن سب سی زیادہ ضروري یہہ ھی کہ اوسکي شادي کردي جائی.

محسن

مجھی بھي آپ سی اتفاق ھی.

رقیہ

ھاں جواد کي ماں کا بھي اصرار ھی کہ جلدي کرنا چاھئی. اب تم لوگ سوچ سمجھہ کی تاریخ مقرر کرو۔

محسن

کیا جواد والي نسبت اب تک قائم هی؟

رقیه

اي اور نهیں کیا۔ شریفوں میں کهیں بندهي بندهائي نسبت چهوٹتي هی؟

محسن

هان بلاسبب نهیں چهوٹنا چاهئی لیکن جب معلوم هو گیا که جواد کي ماں نی اون کي پهلي شادي پوشیده رکهي تهي اور جائداد کی معامله میں دروغ بافي کي تهي تو آپ پر اوس نسبت کي پابندي کب رهي۔

رقیه

میاں تم بچی هو، شادي بیاه کی معاملی میں لوگ سچ نهیں بولا کرتی، یهه تو بیو پار هی۔ هر شخص اپنی مال کي سچي جهوٹي تعریف کرتا هی، یهه سچ هی که جواد کا بیاه ایک بار هو چکا هی لیکن جب بیوي مر گئي تو وه قصه ختم هوا۔ رهي جائداد۔ تو چوده هزار سال جهوٹ سهي مگر دو هزار کی قریب تو جواد کو اپني نانی سی ضرور ملی گي، پهر یهه دیکهو که ایسا خاندان کهاں ملی گا اصل سادات جنکی سات پیڑهي میں غیر ذات کا میل نهیں ـــ

محسن

اماں جان، آپ سعیدہ کي چچي ہیں، آپ سی بڑھہ کر اوس کا
خیر خواہ کوں ہو سکتا ھی، لیکن جب آپ میري رائی لیتي
ہیں تو مجھہ پر فرض ھی کہ اپنا سچا خیال ظاہر کروں. میں
محمد جواد کو ہرگز سعیدہ کا شوہر ہونی کی قابل نہیں
سمجھتا۔ اول تو عمر میں تفاوت زیادہ ھی، دوسری جواد کي
علمی قابلیت اور دماغي تربیت بہت کم ھی، بلکہ بیچارہ عقل بھي
واجبي ھي واجبي رکھتا ھي۔ تیسری کسي اچھی عہدی پر مامور
نہیں. ہیڈ مدرسوں کا گریڈ بہت کم ھی، ضلع کی دربار میں
بھي نہیں جانی پاتی.

صغرا

اور صورت شکل کی بھي صاحبزادی اچھی نہیں ہیں۔ سنا ھی
طباق سا چہرہ ھی اور چھوٹي چھوٹي آنکھیں.

رقیہ

یہہ تو تم دونوں زبردستي کي باتیں کرتی ہو، میں نی کئي
بار ڈیوڑھي سی جھانک کر جواد کو دیکھا ھی اللہ رکھی پچیس
کی لگ بھگ ھی اور اچھي خاصي آدمیوں کي سي صورت ھی.

اور یہہ کیا کہا کہ قابلیت نہیں ہی، گیارہ مدرس اور ڈیڑھ سولڑ کی یوں هي خواہ مخواہ اونکي تحت میں ھیں؟ رھا دربار تو قصباتي لوگ کب دربار میں جایا کرتی ھیں۔ اور یوں جواد میاں کو پار سال مردم شماري کی کام کی صلی میں تحصیلدار صاحب نی اپنی ھاتھہ سی سند دي تھي جس پر کلکٹر کی دستخط تھی.

محسن

آپ دونوں متفق ھیں تو کچھہ کہنا هي فضول ھی، لیکن میري نظر میں تو کسي طرح یہہ شخص نہیں جچتا، کیوں بھئي منظور تم کیوں چپ ھو؟ تم بھی تو اپني رائي ظاھر کرو.

منظور

مجھی رائی دینی کي کوئی ضرورت نہیں ۔ میں اس بحث هي کو لغو سمجھتا ھوں.

رقیه

تم تو دنیا بھر کي باتوں کو لغو سمجھتی ھو۔ غضب خدا کا بہن کي شادي کي باتیں ھو رھي ھیں اور صاحبزادی او نھیں لغو بتاتی ھیں.

منظور

شادي كي باتين مهمل نهين مگر جس طريقه سی آپ اس کا فیصله کرنا چاهتي هين وه مهمل هي۔

رقیه

اور کون سا انوکھا طریقه فیصله کرنی کا هی؟

منظور

وه یهه هی که جس کي شادي هی وه خود فیصله کری۔

رقیه

بس رهنی دی لڑکی۔ مین یهه بی شرمي کي باتين نهين سننا چاهتي۔ جاکر اپنی اسکول مین تقریرین کر، شریفون کی گهر مین۔

محسن

ٹهیرئی اماں جان، آپ تو خفا هو جاتي هين ذرا مجهی کوشش کرنی دیجئی که میاں منظور کو سمجهاؤں. (منظور کي طرف مخاطب هوکر) اس سی تو هر روشن خیال آدمي کو اتفاق هی که لڑکی لڑکي کي شادي اون کي رضامندي سی کرنا چاهئی، اون کي طبعیت کی خلاف اونهین مجبور کرنا سخت ظلم هی۔ لیکن اون کی لئی بر ڈهونڈهنا تو والدین هي کا کام هی کیونکه شادي

سی پہلی نہ تو لڑکا لڑکي ایک دوسری کو دیکہہ سکتی هیں اور نہ بلا واسطہ کوئی رائے قائم کر سکتی هیں.

منظور

یہہ کیا کم ظلم هی کہ دولھا دلھن شادي سی پہلی ایک دوسری کو دیکہہ نہ سکیں.

محسن

اچھا تو یہہ کہئی آپ بھي شیخ جي کي طرح پردی کی بھي مخالف معلوم ہوتی ہیں.

منظور

بیشک هر صحیح عقل کی آدمي کی لئی پردی کا مخالف ہونا ضروري هی.

رقیہ

(محسن سی) دولھا میاں اب مجھہ سی صبر نہیں ہو سکتا، تم دونوں باهر سدھارو، وهان شوق سی بحث کرنا. تم کو اصل معاملہ نہیں معلوم - یہہ سب بحث مباحثہ هي میاں محمد علي کي خاطر.

منظور

اماں جان، سچ پوچھئی تو آپکو اصل معاملہ معلوم نہیں.

کهنی والا یهه کهه سکتا هی که جواد سی سعیده کي شادي کی اصل محرک لاله سیتارام هیں.

رقیه

کهنی والی کا کلیجه اور تم کو کیا کهوں- بهائي مرحوم کا خیال کر کی ره جاتي هوں. (محسن سی) دولها میاں تمهیں فرصت هو تو سه‌پهر کا ناشته بهي آج گهر میں کرنا، اوس وقت تم سی باتیں کروں گي- ساري دنیا بکی جائی، مجهی ذره برابر پروا نهیں هی- میں نی جو دل میں ٹهاني هی وه کر کی رهو نگي.
(محسن اور منظور اوٹهه کهڑی هو تی هیں).

محسن

آداب عرض هی.

رقیه

جیتی رهو.

منظور

تسلیم عرض هی چچي جان.

(رقیه منهه پهیر لیتي هی. دونوں باهر چلی جاتی هیں).

تیسرا سین

(میر صاحب کی نشستگاہ جس کا ذکر ہو چکا ہی۔ شیخ کرامت علي اور محمد جواد اونھیں جگھوں پر بیٹھی ھیں جہاں ڈیڑہ گھنٹہ پہلی بیٹھی تھی۔ حقی کا دور چل رہا ہی)۔

جواد

کیا آپ سمجھتی ھیں کہ میں بہت اونچی پڑھائی کی نوکري خوشي سی کرتا ہوں؟ بھئي نواب صاحب کي زبردستي سمجھئی که اونھوں نی سعي سفارش کرکی مجھی اس بلا میں پھنسا دیا۔ مجھی تو بچپن سی حدیث خواني سکھائي گئي تھي — اس میں یہہ مصیبت ضرور تھي که عربی کی آیتیں یاد نہیں رہتي تھیں، مگر ایسی ویسی مجمع میں تو وہ فرفر پڑھتا تھا کہ صلواۃ کي نعری سی آسمان ھل جاتا تھا "چیست دنیا خانۂ کہنۂ ویرانہٴ"۔

شیخ جي

آپ کي وہ ابتدائی تعلیم ہرگز بیکار نہیں گئي، میں نی آپکو پڑھائی سناھی۔ انڈین پریس ریڈر کوبھي آپ خاص لب ولہجه اور جزر و مد سی پڑھتی ھیں خصوصاً نون غنّه تو اس جاں فرسا الحان کی ساتھہ ادا کرتی ھیں که مجلس عزا کا سماں یاد آتا ھی

اوررقت بهي آپ کی درجی میں کافي هوني هي اور نهـايت خلوص سی .

محمد جواد

شیخ جي آپ تو معلوم هوتاهي مذاق کرتی هیں .

شیخ جي

هاں یهه میري بڑي بری عادت پڑگئي هی. تمهاری ایسی متین آدمي کو دیکهه کی خواه مخواه مذاق کرنی کوجي چاهتاهی، اوریوں بهي میں ظرافت کواچها سمجهتا هوں بشرطیکه اوس کی اندر بهي کچهه هو .
(منظور اورمحسن داخل هوتی هیں).

محسن

اصل میں اندر عورتوں کی سامنی یهه بحث چهیڑنی کا موقعه نه تها ، اب یهاں اطمیناں سی بیٹهه کر باتیں هوسکتي هیں .

منظور

محض بیکارهی، آپ لوگوں سي بحث کرنی سی کوئي فائده نهیں.

شیخ جي

کیوں خیر توهی کا هی کي بحثا بحثي هی ؟

محسن

مجھ‌سی اورمنظورسی پردی کی مسئلی پر بحث ہونی والي تهي که اماں جان ني دونوں کونکال دیا .

شیخ جي

خیر پردی کي برکت سی آپ کو مردانی میں تو امن نصیب هی یہاں بیٹھه کر زبان آزمائي کیجئی .

محسن

(منظورسی) تم جانتی ہو که میں مذهبي آدمي نہیں ہوں اور پردی کي حمایت بهي مذهب کي بناپر نہیں بلکه معاشرتي اور اقتصادي وجوہ‌سی کرتا هوں. ایک طرف تو ہنگامۂ زندگي کی جسماني اور اخلاقي خطرات سی صنف نازک کو محفوظ رکھنی کی لئی پرده ضروري هی دوسري جانب امور خانه داري کا انجام دینا جو عورت کي قدرتي صلاحیت کو پیش نظر رکھتی ہوی تقسیم محنت کی اصول پر اوس کی حصی میں آیا هی یکسوئي کي ساتھه اوسي وقت ممکن هی که وه گھرکي چار دیواري کواپني دنیا سمجھی.

محمد جواد

اس میں کیاشک هي که « نه هرزن زن است و نه هر مرد مرد »

منظور

جي درست هى ، هنگامۂ هستی ایساهي مدهم توهى که اوسکي
صدا کو آپکي چار ديواري روک ليگي اور اوسکی جسماني اور
اخلاقي خطرات ايسى هي کمزور تو هيں که آپکي چامن سى
ٹکرا کي واپس جائينگی. اى جناب يهه آندهي کسي کى روکى رکنى
والي نهيں اور بفرض محال باهر سى آنى والى بگولوں کو آپ نى
روک بهي ليا توجو گهر کی اندر وهيں کي خاک سى اوٹهتى هيں
اونکى لئى کيا کيجئى گا ؟ اگر آپ انصاف سى کام ليں تو تسليم
کرنا پڑيگا که زندگي کی مشکلات اور خطرات حرم سرا کی
اندر بهي هوتى هيں البته اون سى مقابله کرنى کي قوت نهيں
هوتي . رهى امور خانه داري — تو يهه کهنا اور بهي اندهير هى
که پردى ميں بيٹهه کر يهه امور بهتر طريقه سى انجام دئى
جاسکتى هيں . بيشك تدبير منزل کا مرکز گهر هى ، ليکن يهه
مرکز بجائى خود بى معني هى اگر اس کى گرد ايک دائره دنياى
معيشت کانه کهينچا جائى اور مرکز نشين ذات پورى دائرى پر
حاوي نه هو .

محسن

يهى دلائل ميم صاحب پردى کى خلاف پيش کيا کرتي هيں .
ميں او نهيں تو جواب نهيں دى سکتا ليکن تم کو ديتا هوں که

گھر کی مرکز کی گرد بڑا سا دائرہ بنا کی یورپ کي عورتوں
نی جو پیچیدگیاں تمدن میں پیدا کردي ھیں وھي تمھاری یہاں
پیدا ھو جائیں گي.

محمد جواد

جی ھاں اور چین کو دیکھئی ـ وھاں عورتوں کی پیر دبادبا
کی چھوٹی کردیتی ھیں.

منظور

(محسن سی) تمھاری دماغ پر تو یورپ مسلط ھی. تمھاری
نزدیک اصلاح کی لئی قدم اوٹھانا صرف اوسي راستہ پر ممکن
ھی جس پر یورپ چلتا ھی. میرا یہہ منشاء نہیں ھی کہ ھم
یورپ کي مثال کو سامنی رکھہ کر اوس سی فائدہ نہ اوٹھائیں
یا عبرت نہ حاصل کریں. لیکن ھمیں ممالک یورپ اور ھندوستان
کی فرق کو نہیں بھولنا چاھئی. تم کو شائد یہہ معلوم نہیں
کہ یورپ میں پردہ پہلی بھی نہیں تھا لیکن جن پیچیدگیوں کا
ذکر تم کرتی ھو یہہ زمانۂ حال میں پیدا ھوئي ھیں ـ یورپ کي بعض
عورتیں دائری میں نقطی تک خطوط کھینچنی پر اکتفا نہیں کرتیں،
بلکہ چاھتي ھیں کہ مرکز اپني جگہ سی ھٹ جائي. ظاھر ھی
کہ پوری دائری کي شکل بگڑ جائی گی ـ بالفاظ دیگر بعض
عورتوں کا یہہ خیال ھی کہ اون کي زندگي کا مقصد اصلي صرف

گھر کو گھر بنانا اور مردوں کو آدمي بنانا نہیں ھی، بلکہ وہ زندگي کي تمام شعبوں میں مردوں کی طرح کام کرسکتي ھیں لیکن یہ دعوی گویا فطرت کی خلاف پیام جنگ ھی اور زندگي شاھد ھی کہ سوائی اون پیشوں کی جو امور خانہ داري اور تعلیم و تربیت سی زیادہ بُعد نہیں رکھتی اور کسي میں عورتیں مردوں کي طرح کامیاب نہیں ھوتیں اور تجربہ اون کو بہت جلد سکھادی گا کہ وہ غلطي پر ھیں. خیر یہہ دوسري بحث ھی، مگر اس میں ذرا بھي شبہہ نہیں، کہ یہہ مشکلات یورپ میں وھاں کي مخصوص تاریخي، معاشرتي، اقتصادي حالات کي بناپر پیدا ھوئي ھیں اور ان کا پردہ نہ ھونی سی، لازمي تعلق نہیں ھی، چودہ صدي سی پہلی کي صدیوں میں یورپ کودیکھئی ــ پردہ وھاں نہیں تھا لیکن عورتیں گھر کواپنا مرکز سمجھتي تھیں ــ اب بھی جو ممالک اور طبقات سرمایہ داري کی زھریلي ھوا سی، مقابلۃً بچی ھوئی ھیں اون میں یہہ خرابیاں نہیں ھیں. ھندوستان کي اور قوموں کوجن کي عورتیں پردہ نہیں کرتیں دیکھئی ــ کیا اون کی گھر برباد ھوگئی ھیں یا امور خانہ داري کو مرد انجام دیتی ھیں ــ

محسن ٦*

خیر اگر تھوڑي دیر کی لئی یہہ مان بھي لیاجائی کہ پردی کی

ٹوٹنی سی وہ نظام معاشرت جو « خاندان » کی نام سی موسوم
هی برباد نه هوجائی گا توبهي اسکا کیا جواب هی که هندوستان
مین مختلف مذاهب اور مختلف نسلوں کی لوگ رهتی هیں جو
ایک دوسری پر اتنا اعتبار نہیں کرسکتی جتنا یورپ والی ایک قوم
هونی کی سبب سی کرتی هیں .

منظور

تمھاری ایسی آدمي کو ایسي مہمل بات نہیں کہنا چاهئی . میں
ابھي کہہ چکا هوں که هندوستان کي اور قوموں میں بالعموم
عورتیں پردہ نہیں کرتیں ــ وہ ایک دوسری پر اور مسلمانوں
پر کیوں اعتبار کرتي هیں ؟ اور اون کی اعتبار کرنی سی کیا
خرابیاں پیدا هوتي هیں جو مسلمانوں کو اون کي تقلید کرنی
میں عذر هو ؟

محمد جواد

تقلید تو سوائی مجتہد صاحب کي اجازت کی کسي کي جائز نہیں ــ
والله اعلم بالصواب .

محسن

لیکن تم یہہ تو دیکھو که هماري عورتیں خود جو پردی سی
نہیں نکلنا چاهتیں . اونھوں ني اتنی دن کی تجربی سی اپنی گھر کی

اندر رہ کر کام کرنا اور صبر و قناعت کی ساتھہ ھنسي خوشي اپني زندگي کی دن کاٹ دینا سیکھہ لیا ھی اور اونہیں یہہ طرز زندگي چھوڑنی میں سخت دشواري ھو گي .

منظور

ھاں اس میں مجھی تم سی اتفاق ھی ــ بی شک عادت نی ھماري عورتوں کواسي قدر بی حس بنادیا ھی کہ وہ زندگي کي بہترین نعمتوں ھوا اور روشني سی بی نیاز گھٹ گھٹ کر اور دق اور سل میں ایڑیاں رگڑ رگڑ کر جان دیتي ھیں اور اون کی لب پر کبھي شکایت نہیں آتي. لیکن کیا اس سی تم کسي مرض کي اچھائي ثابت کرسکتی ھو کہ مریض صبر و قناعت کا مجسمہ ھی ؟ جن عورتوں نی کسي قدر تعلیم پائي ھی اگر تم اونہیں اظہار رائی کا موقعہ دو اور سوسائٹي کی جبر و قہر میں ذرا تخفیف ھو تو تم دیکھو گی کہ عورتیں گھر کي چاردیواري سی نکلنی کی لئی کس قدر تڑپتي ھیں .

محسن

بھئي میں اپني بات کي پچ کی لئی نہیں بلکہ ایمان سی کہتا ھوں کہ جہاں تک میرا تجربہ ھی شرفا کي عورتیں پردہ توڑنا نہیں چاھتیں ــ

ناظر جي آپ بالکل بجا کهتی هیں . اسي سال شروع جاڑی میں به حکم سرکار میں نی اضافهٔ تعداد طالب علمان نسواني کی لئی قصبه کادوره کیا اور دروازی دروازی پهرا . نیچ قوم کی لوگ دو دو روپئی کي لالچ میں راضي هو گئی لیکن شرفاء میں بعض بعض نی توپچاس بلکه سو روپئی مانگی اور بعض نی صاف انکار کیا « صلاح کار کجا ومن خراب کجا »

محسن

شیخ جي آپ توپردی کی بڑی مخالف هیں، آپ نهیں اچهه بولتی ؟

شیخ جی

بهائي مین کیا بولوں : آپ لوگوں نی ابتداهي سی مذهب کو بحث سی خارج کردیا هی — مین نهرا بڈها آدمی اور مسلمان — میرادار مدار مذهب پر هی .

جواد

هائیں شیخ جي، آپ اور مذهب — آپ جوشن کبیر کی قائل نهیں خدا کو مانتی نهیں اور کهتی هیں مذهب پر دار ومدار هی —

محسن

هاں صاحب یہہ تو میري سمجھہ میں بھی نہین آتا . میں تو آپ کو اب تک معقول پسند سمجھتا تھا .

شیخ جی

آپ کا اسمیں قصور نہیں ھی. آپ نی جو معنی مذھب کی سمجھی ھیں اوسکی مطابق میں مذھب سی کوسوں دور ھوں .

محسن

آخر آپ کی نزدیک مذھب کی کیا معنی ھیں .

شیخ جي

کیا مختصر سا سوال جناب نی کردیاھی. ایک تومیں یوں ھي کیا کم بکي ھوں دوسری آپ بات وہ پوچھتی ھیں جسکي حقیقت کا تعین الفاظ میں نا ممکن ھی اور جوایک نقطی کي طرح ھی جسکی گرد خیال پھرتا ھی لیکن اوس تک نہیں پہونچ سکتا . اس لئی ظاہر ھی که اس کوشش میں جتنا بھي وقت صرف ھو کم ھی. خیر اسوقت مجھی وہ تقریر یاد آ گئي جو مجھہ سی اور اوس عجیب و غریب پیر مردسی ھوئي تھي جسکی ساتھہ میں نی تمام ھندوستان کاسفر کیا تھا . اوس نی مذھب کي جو تعریف کي تھي اوسی میں اپنی الفاظ میں بیان کرتا ھوں تا که

سردست بحث کي بنا قائم هوسکی، کیونکه هر مسئلی کی متعلق میں صرف مذهب کی نقطهٔ نظرسی رایٔ دی سکتا هوں.
یهه پهر کهی دیتا هوں که یهه الفاظ مذهب کي ماهیت کوکسي طرح ظاهر نهیں کرسکتی، البته اگر سنني و الا یهه پر اثرار کیف پهلی سی دل میں رکهتا هی تو ممکن هی که وه اس بگڑي هوئي تصویر میں اصلیت کی خط و خال پهچان لی.

سنئی ــ قلب انساني گونا گوں جذبات کا جلوه گاه هی جنمیں سی هرایک کسي خاص چیز کی ادراک یا خیال سی بر انگیخته هوتا هی؛ کوئیچیز هماری دل میں خوشي پیدا کرتي هی، کوئي غم، کوئي نفرت، کوئي محبت، لیکن ایک جذبه ایسا هی جسکی موضوع کا معین کرنا هي نهیں بلکه اوسکي نوعیت کا بیان کرنا بهي مشکل هی. یهه جذبه شاذ و نادر هي مشتعل هوتا هی، لیکن جب هوتا هی تو هماری ساری وجود پرچها جاتا هی. اوس وقت هماری دل پر زندگی کا بوجهه هلکا هو جاتا هی اور معلوم هوتا هی که ساري کائنات بجلي کي لهر کي طرح هماري روح میں دوڑ گئي. عام لوگوں پر اسکا اثر محض آني اور بهت هلکا هوتا هی، اور وه نه تو اس واردات کوخود سمجهه سکتی هیں نه الفاظ میں بیان کرسکتی هیں. لیکن بعض برگزیده ذاتیں اس جذبی کي حرارت کو اس درجه تک محسوس کرتي هیں که وه اس سی عالم معني اور عالم صورت میں شمعیں روشن کردیتي هیں

جنکي روشني میں (ان مقدس لوگوں کي بدولت) دوسری بھي زندگي اور کائنات کودیکھه اور سمجھه سکتی ھیں اورجن کي گرمي سی خود اپنی قلب کي حرارت کوتازه کرسکتی ھیں. ایسي ایک قندیل روشن کي تھی رسول ھاشمي نی جسکي روشني سی دنیاتیره سوسال سی جگمگا رھي ھی. لیکن ایک تو تنگ نظري اور تعصبات کي گرد اس قندیل پرجم گئي ھی جس سی اوسکي روشنی ماند پڑ گئي ھی، دو سری لوگ اس کي خارجي گرمي پر اکتفا کر کی خود اپنی قلب کي حرارت سی غافل ھو گئی ھیں. تیسری سب سی بڑه کر مصیبت یهه ھی که لوگوں نی اس کی نور کودیکھنی کی لئی ساري دنیا کي طرف سی آنکھیں بندکرلي ھیں. چنانچه شمع کی روشن کرنی والی کا مقصد که اسکي روشني میں حیات اور کائنات کودیکھاجائی فوت ھو گیاھی بلکه کہنی والا چاھی تو یهه کہه سکتاھی که جس شخص نی اس شمع کی گرد کي فضا کونہیں دیکھا اوس نی گویا خودیهه شمع نہیں دیکھي.

محمد جواد

شیخ جي میري خطامعاف کیجئي که میں اپکو لامذھب سمجھا تھا. آپ نی اس وقت وہ وعظ کہاھی که سبحان الله۔ مگر پیچیده بہت تھا. میں نی اگرچه سکندر نامی تک پڑھاھی لیکن

سوائی اسکی اور کچھہ نہیں سمجھا کہ محفل میلاد اور شمع کي روشني کاذ کرتا ـ بلغ االعلی بکماله ـ کشف الدجا بجماله .

محسن

اگر مذهب ایسا هی جیسا آپ نی کہا تو بہت اچھي چیز هی ، لیکن پردی کي بحث سی اس سی کیا تعلق هی؟ ـ عورتوں کو پردی میاں بیٹھه کر مذهبي کتابوں کی پڑهنی سی تو کسي نی نہیں روکا.

شیخ جي

پردی سی اسکا بہت گہرا تعلق هی. مجھی پردی سی بڑي شکایت یہه هی که اوس نی عورتوں کو مذهب کي تکمیل سی باز رکھا هی. میری خیال میں عورتیں مردوں کي طرح ، بلکه شاید مردوں سی زیاده یہه صلاحیت رکھتي هیں که شمع مذهب کی نور سی منور حیات اور کائنات کا نظاره کر کی اسکی حرارت کو حواس ظاهري اور باطني کي مدد سی جذب کرلیں اور اس طرح اوس خفی آگ کو پھر مشتعل کریں جو مذهب کي اصل اور زندگانی کا مدعا هی. لیکن جہالت کا خدا برا کری جس نی عورتوں کو اوس قید فرنگ میں ڈال رکھا هی جہاں وه میاں منظور کی الفاظ میں لیکن دوسری معنی میں روشني اور هوا کي آرزو میں تڑپ تڑپ کی جان دیتي هیں. آپ نی بجا کہا که بعض گھروں میں جہاں عورتوں کر تھوڑا بہت لکھنی پڑ هنی کي اجازت هی

وہ مذہبي کتابیں پڑہ سکتي ہیں، لیکن عزیزمن مذہب کا جو مختصر ساخاکہ میں نی پیش کیاہی اوس سی معلوم ہوگیا ہوگا کہ یہہ کتابوں میں بند ہونی والي چیز نہیں ہی. یہہ وہ چیزہی جو تمام عالم پرطاري اور تمام زندگي میں ساريہی اور جس کی احاطہ کی لئی انسان کو لازم ہی کہ زمان ومکان کي بڑي سي بڑي وسعت میں جواوسی میسر آسکی، ہر چیز کو اوسي خاص روشني میں جس کاذکر ہو چکاہی دیکھی، پرکھی، سوچی اور اگر ممکن ہوتو سمجھی.

محمد جواد

واہ صاحب — کہاں مذہب کاذکر تھا کہاں...

منظور

شیخ جي میں چاہتا ہوں کہ اب یہہ سلسلۂ گفتگو ختم کیاجائی. آپ کي تقریر سننی کی بعداب دوسروں کاہر لفظ مجھہ پرگراں گذری گا.

شیخ جي

ہاں بہائی میں بہی شل ہوگیا. بیٹھنی کی طاقت نہیں. اب ذرا جاکرارام کروں گا. (اوٹھہ کھڑی ہوتی ہیں. پردہ گرجاتاہی)

تیسرا ایکٹ

پہلا سین

(ایک چھوٹا سا کمرا جس میں صرف ایک دروازہ ھی اور دو روشن دان. آدھی کمری کو ایک چارپائي گھیری ھوی ھی، بقیہ حصی میں ایک چھوٹي سي چوکي ھی جس پر بی ترتیبي سی خطوط اور دوسري چیزیں پڑي ھوئي ھیں. ایک طرف دیوار کی اندر ایک تین خانوں کي الماري ھی، ھر خانی میں کتابوں کی ڈھیر ھیں. دو کھونٹیوں پر دو اچکنیں اور ایک عمامه لٹکا ھوا ھی. پلنگ کی پاس ایک تپائي پر چند دواؤں کي شیشیاں، گلاس، تھرمامیٹر وغیرہ رکھی ھیں. دو کرسیاں چارپائي کی پاس بچھي ھیں، ایک خالي ھی، دو سري پر منظور بیٹھا ھی. شیخ جي رضائي اوڑھی چارپائي پر لیٹی ھیں).

منظور

خدا کا شکر ھی که آج بخار اوتر گیا. کل ڈاکٹر کهتا تھا که اگر دودن اور یهي حال رھا تو بهت اندیشی کي بات ھی.

شیخ جي

(نحیف آواز میں) ھاں بھائي کمبخت تپ نی علاوہ میري

هڈیوں کو پھونک ڈالنی کی تم کو اور تمھاري بہن کو بہت تکلیف دي. چھه دن سی تم دونوں کا سارا وقت میري پٹي کی پاس گذرتا هی.

منظور

نہیں شیخ جی۔ انصاف سی پوچھئی تو میں نی کچھه بھی نہیں کیا، ساري تیمار داري سعیده کرتي تھي. میں تو بیٹھا هوا کتاب پڑ ها کرتا تھا.

شیخ جي

یهه تیسرا موقع هی که سعیده کي تیمارداري نی میری جان بچائی هی... (کچھه دیر کی بعد) خدا جانی کیا بات هی که مجھی اس بیماري میں تمھاری والد مرحوم بہت یاد آئی. تم دونوں کو اکثر میں شجاعت هي کی نام سی پکارتا تھا. تم سمجھتی هوگی که میں هذیان بک رها هوں یا بخار نی مرحوم کي خیالي شکل میری سامنی پیش کردي هی، لیکن واقعه یهه هی که میں تم دونوں کو خوب پہچانتا تھا۔ پھر بھي جي یهه چاهتا تھا که تمھیں اسي نام سی پکاروں.

(خادمه داخل هوتي هی)

خادمه

منظور میاں چھوٹي بٹیا پوچھتي هیں که کوئي اور نه هو تو میں آؤں.

منظور

هاں کہدو چلي آئیں.

شیخ جي

اچھا هی سعیده کو بھي آجانی دو. آج میرا تم دونوں سی کچھه باتیں کرنی کو جي چاهتا هی.

منظور

مگر آپ کمزور بہت هیں، ڈاکٹر نی کہا هی که زیاده باتیں نہیں کرنا چاهئی.

شیخ جي

ڈاکٹر کا بہت بہت شکریه، مگر میں مجبور هوں. ستر برس سی باتیں کرنی کي عادت پڑي هوئي هی.
(سعیده داخل هوتي هی)

سعیده

آداب عرض هی شیخ جي! کہئی اب طبیعت کیسي هی؟

شیخ جي

جیتي رهو بیٹي. اب بالکل اچھا هوں. البته بخار سی کشتي جیتنی کی بعد ذرا هانپ رها هوں.

سعیده

یهه لیجئی آپ کی لئی تهوڑاسا انار کا افشرده لائي هوں. اسی پي لیجئی.

شیخ جي

اچھا ذرا ٹهر کر پیونگا، ابهی دوا پي هي. اسی چوکي پر رکهه دو. (سعیده پیاله چوکي پر رکهه کر دوسري کرسي پر بیٹهه جاتي هی).

سعیده

چچا جان نی آپ کا مزاج پوچھا هی۔ نماز سی فارغ هو کر خود بهي تشریف لائینگی.

شیخ جي

خدا اونهیں جیتا رکهی. دنیا میں تم دونوں کی بعد اونکي ذات سي مجهی انس هی. تمهاری باپ نی بسترمرگ پر اونهیں میري خبرگیري کي تاکید کي تهي، بیچاری کو اوس کا هر وقت خیال رهتاهی. با وجودیکه خاندان میں عضو معطل هیں لیکن

جب کوئي ميري مخالفت کرتا هی تو اون سی نهیں سناجاتا. خدا کي شان هی۔ اپنوں نی میری ساتهه کیا کیا اور ایک غیر شخص میری ساتهه کیا کر رها هی.. (کسي قدر وقفه کی بعد) تم دونوں سی میں نی اپني ابتدائي زندگي کا کبهي ذکر نهیں کیا۔ آج جي چاهتا هی که تمهیں اپني کهاني کهه سناؤں، به شرطیکه تمهیں نا گوار نه هو.

منظور

بهت شوق سی، مگر ڈاکٹر...

سعیده

شیخ جي آپ ڈاکٹر کو بکنی دیجئی اور جي کهول کی باتیں کیجئی مگر چپکی چپکی اور ٹهر ٹهر کر.

شیخ جي

رسم کی مطابق میں بهي اپنی قصه کو غدر کی بعد سی شروع کرتا هوں. سنه اٹهاره سو اٹهاون میں ایک دور ودراز قصبه کی زمیندار کا اکلوتا لڑکا ستره برس کا تها. یهه لڑکا قرب و جوار میں شرارت اور شوره پشتي میں مشهور تها. آم اور امرودوں کی باغوں میں چهاپه مارنی اور اپنی هم عمر لڑکوں کو مارنی پیٹنی میں اوس کا نظیر دور دور نه تها. گاؤں کی بڈهی اسکي حرکتوں کا ذکر سن کر مسکراتی تهی اور کهتی

تهي که اس لڑکی میں بچپن سی زمینداري کي شان هی. (سعیده منظور کي طرف دیکهه کر مسکراتي هی) . مگر اس کي ایک بات سی هر شخص خائف اور متردد تها ـ اسی پڑهنی کا بهت شوق تها. حالانکه مولوي صاحب جو اوسکی پڑهانی پر نوکر تهی اور جنکي افیون اور حقه میں وه کبهي کوتا هي نهیں کرتا تها اس کا اطمینان دلایا کرتی تهی که اوسی اس سی زیاده پڑهنی میں انهماک نهیں جتنا ایک زمیندار کی بچی کو هونا چاهئی مگر گاؤں بهر جانتا تها که یهه قریب کی گوروں کي چهاؤني میں جاکر ایک بنگالي بابو سی انگریزي پڑها کرتاهی.

سعیده

اوس بنگالي کا نام مهندرا بابو تها.

شیخ جي

اچها، معلوم هوتا هی بخار میں یهه نام بهي میري زبان پر تها. خیر اپنی باپ سی چهپا کر یهه لڑکا انگریزي مهندرا بابو سی، جو بنگالي هونی کی سبب سی جادوگر مشهور تهی، اور فارسي بطور خود پڑها کرتا تها. اس سبب سی لوگوں کو نه صرف اوسکي زمینداري بلکه اوس کي آدمیت میں بهي شبهه هونی لگا، یهاں تک که آخر میں بالکل ظاهر هوگیا که یهه لڑکا دین ودنیا سی گذر گیا هی.

منظور

کیوں کیا اوس نی مڈل پاس کر لیا؟

شیخ جي

نہیں ـ اوس کا باپ اوس کي شادي ایک نہایت معزز اور امیر گھرانی میں کرنا چاھتاتھا، مگر اس بد نصیب نی انکار کردیا اور جب باپ نی تشدد کرنا شروع کیا تو بائیس برس کي عمر میں گھر چھوڑ کرتن به تقدیر نکل کھڑا ھوا.

منظور

آفرین ھی اوس کي ھمت کو.

سعیده

اوس لڑکي میں کیا خرابي تھي؟

شیخ جي

کوئي نہیں ـ سوای اسکی که وه دیوانی تھي. خیر عرصی تک یہه لڑکا ھندوستان کی مختلف حصوں میں مارا مارا پھرتا رھا اور زیاده تر زمینداروں کی لڑکوں کي اتالیقي کرکی پیٹ پالتا رھا. اس نوکري میں اوسی ھر طرح کا آرام تھا، اعلی درجی کی خدمتگار کي حیثیت سی ھر خاندان میں رھتا تھا، کھانی کپڑی کی علاوه آٹھه آنی سی لیکر دو روپیه مہینی تک

تنخواه ملتي تھی اور کام کچھه نهيں تھا. مگر مراق کا خدا بھلا کری اس شخص کو سب کہيں شہر کا انديشه لگا رهتا تھا ــ کہيں زميندارون کي جهالت سی نالاں تھا، کہيں کا شتکاروں کی ساتھه اونکی ظلم کا شاکي. باره تيره برس کي گردش کی بعد يهه شخص ايک ايسی خاندان ميں پهونچا جو اوسی هر طرح سی پسندتھا اور اوسکی سپرد ايک بچه کيا گيا جسکا سا ذهين اور هونهار شاگرد اس معلم کو کبھي نهيں ملا تھا.

سعيده

اوس زمانی ميں کيا عمر تھي ابا جان کي ؟

شيخ جي

دس سال کي. اوس لڑکی کو پڑهانی ميں اتاليق کو معلوم هوا که معلمي کيسا دلفريب پيشه هی. غنچه کو کھل کر پھول بنتی هوئی ديکھنی سی اور اوسکي شميم نسيم صحري کي مددسی سونگھني سی باصره اورشامه کو وه فرحت نهيں حاصل هوتي جو ايک ننھي سي جاں کو اپنی ماحول ميں پھيلتی اور بڑهتی هوئی ديکھنی سی اور اوس ميں معاون هونی سی روح کو حاصل هوتي هی . قصه مختصر اب اس اتاليق کو زندگي کا ايک مصرف مل گيا . شاگرد کی خداداد جوهر شفيق استاد کي مددسی خوب چمکی. لڑکی نی اسکول کي پڑهائي کاميابي کی ساتھه ختم کي '

کالج میں داخل ہوا اور وہاں بھی اپني قابلیت کاسکہ طالبعلموں کي دنیا میں جمادیا ۔

منظور

میں نی بعض دشمنوں کي زباني سناھی کہ کالج میں اس لڑکی کي زندگی عیوب اور نقائص سی بري نہ تھی ۔

شیخ جي

بچی تختي لکھنی میں غلطیاں کرتی ھیں ۔ فرض کرو کوئي اس تختي کو اٹھا رکھی اور جب یہہ بچی پڑھہ لکھہ کر فاضل ھو جائیں تو اونھیں اونکي غلطیاں دکھا کر شرم دلائی ۔ ایسی شخص کو میں اون لوگوں کی مقابلی میں کم احمق اور بد باطن سمجھتا ھوں جو ایک پسندیدہ سیرت کی مالک کو اوسکي اون خطاؤں کاطعنہ دیں جو اوس سی آدمي بنني کي کوشش میں سرزد ھوئي تھیں ۔

سعیدہ

آپ تو اپني کہاني کہئی اور اس ذکر کو چھوڑئي ۔

شیخ جي

لڑکی نی کالج سی اعزاز کی ساتھہ سند حاصل کي اور اوسی حوصلہ پیدا ھوا کہ یورپ میں جا کر مزید تعلیم حاصل کری

اور اپني زندگي کو علمي کاموں کی لئی وقف کردی . لڑکی کی خاندان کو اوسکا اسکول اور کالج میں جاناهي نا گوار گذرا تها ، یورپ کی نام پر تو قیامت هي برپا هوگئي . لیکن لڑکا اپني دهن کا پکا تها . اوس کا عزم ساري مخالفتوں پر غالب آیا ، اور اوس نی یورپ کي راه لي . استاد پر عزیز شاگرد کي روانگي کی بعد زندگي دو بهر هوگئي . اگرچه اب اوسی اتالیق کي حیثیت سی بهت شهرت حاصل هوگئي تهی اور گرد و نواح کی اکثر رئیس اپنی لڑکوں کي تعلیم اوسکی سپرد کرنا چاهتی تهی لیکن اوس نی سب سی انکار کیا . آخر جب اوس نی دیکها که کسي کام مین جي نهیں لگتا تو وحشت کی هاتهوں مجبور هوکر یهه دل میں ٹهان لي که همالیه پهاڑ پر جاکر اپني زندگي کوه نوردي اور دشت پیمائي میں گذاری . چنانچه ایک دن صبح تڑکی اوس نی اپنی اسباب میں سی دو جوڑی کپڑی لیکر ایک گٹهري میں باندهی اور پیٹهه پر رکهه کر نکل کهڑا هوا .

اوسی منزل به منزل سفر کرتی هوئی دس باره دن هوئی تهی که راه میں اوسی ایک پیر مرد ملی جو زبردستي اوسکی رفیق سفر بن گئی . ابتدا میں تو جوان اتالیق کوشش کرتارها که اس بڈهی سی کسي طرح پیچها چهڑائی ، لیکن ایک طرف تو اوسکي وحشت آهسته آهسته کم هورهي تهي دوسری اوسکی ساتهي کا اثر اوس پر بی اوس کی محسوس کئی هوئي پڑ رها تها .

نتیجه یهه هوا که چند روز کی بعد دونوں میں گھري دوستي هوگئي اور همارا اتالیق اپنی پهلی ارادی کو ترک کرکی پیر مردکی ساتهه عرصۂ دراز تک سفر کرنی کی لئی راضي هوگیا. پیر مردنی اوس سی یهه شرط کي که پهلی دونوں کوه و صحرا کا خیال چهوڑ کر بستیوں اور شهروں کي سیر کریں، اوسکی بعد اگر جوان کو همالیه پرچڑهنی کي هوس باقي رهي تو پیر مرد بهي اوس کا ساتهه دی ڈا.

سعیده

خوب شرط کي پیر مردنی ـ میں بهی هوتي تویهي کرتي.

شیخ جی

چار برس میں ان دونوں نی سارا هندوستان پورب سی پچهم تک اور اوتر سی دکهن تک چهان ڈالا. اس سفرمیں اونهوں نی لهراتی هوئی دریا، شاداب وادیاں، لهلهاتی هوئی کهیت دیکهی اورفاقه کش مرد، بی زبان عورتیں اور بیمار بچی. اونهوں نی سربه فلک محل اورعالیشان مکان دیکهی اور اون کی جاهل اور عشرت پسند مکین، عرش رفعت مسجدوں اور مندروں کودیکهه کر اونهیں خدایاد آگیا اور ایمان سی خالي نمازیوں اور پجاریوں کودیکهه کر اونکی دل ٹوٹ گئی. دلفریب زمین اور بدبخت انسانوں، قابل فخر ماضي اور شرمناک حال ،

ان نظاروں اور روشن ضمیر پیر مرد کي صحبت کا اتالیق پر عجیب اثر پڑا. اوس کي طبیعت کي بی چیني اور بی مرکزی کافور هو گئي اور اوسکا دل ایک نئی دردسی معمور هو گیا جو صحرا نوردي کانهیں بلکه آبادي میں رهنی کا، همالیه میں جا کر خود کو کهو دینی کانهیں بلکه انسانوں سی مل کر اپنی آپ کو پالینی کا متقاضي تها.

پیر مرد تو اوس سی رخصت هو کر اپنی دائمي سفر پر پهر روانه هو گئی اور وه اپنی شاگرد کي واپسي کي خبر سن کر اوس کی گهر پهونچا تاکه اوسی اپنی نئی جذبات و خیالات کا شریک بنائی.

یهه اتفاق دیکهو ــ اودهر شاگرد بهي یورپ سی وهي چوٹ لی کر آیا تها جو استاد نی هندوستان میں کهائي تهي. اوس نی یورپ میں اپناوقت بیکار نهیں کهویا تها بلکه وهاں کی تمدن کا نهایت غائر نظرسی مطالعه کیاتها. لیکن یهه عجیب بات هی که اوسکي ظاهري آنکهیں جسقدر وضاحت سی یورپ کو دیکهتي تهیں اوسي قدر اوس کي چشم بصیرت کی آگی هندوستان کی اصلي خط و خال نمایاں هوتی جاتی تهی. هندوستان کی اس نئی مرقع مین اوسی بهت سی دردناک مناظر نظر آئی، لیکن سب سی زیاده قابل رحم اوس نی عورتوں کي حالت زار کو پایا. چاربرس کی بچهڑی استاد و شاگرد ملی' دونوں نی اپني اپني کهاني ایک دوسری کوسنائي اور مهینوں مشوری هوئی جن میں شاگرد کي بیوي بهي شامل هوا کرتي تهی. یهه نیک بیوي کچهه دن کی بعد ایک

بچه اور ایک بچي چھوڑ کر راھيِ جنت هوئي مگر استاد اور شاگردنی اپني زندگي کو عورتوں کي آزادي اور تعلیم کی لئی وقف کرنی کا قصد کرلیا . (ذرا ٹهر کر) اسکی بعد کا قصه تمهیں معلوم هی که کس طرح دونوں نی اپني قوم کی تعصب اور جهالت کا مقابله کرنا شروع کیا، یہاں تک که شاگرد کو موت دنیاسی لی گئي اور استاد کو بڑھاپی نی هرکام سی معذور کردیا .

منظور

کاش هماری ملک میں اور چند افراد ایسی هوتی، کاش....

سعیده

شیخ جي آپ پیاسی هوں گی، (پیاله اوٹھا کر) لیجئی اب پي لیجئی.

(شیخ جي اوٹھه کر افسرده پیتی هیں) .

شیخ جي

بیٹي خدا تمهاري عمر میں برکت دی۔ آنکھیں کھل گئیں .

سعیده

آپ کا قصه میں نی بهت جي سی سنا . اس سی دل بھي دکھا اور خوشي بھي هوئي۔ آپ سی ایک بات پوچھنی کو جي چاهتا هی .

شوق سی پوچھو .

شیخ جي

سعیده

آپ کی نزدیک ھم عورتوں کي حالت کبھي بدلی گي یا نہیں ؟

شیخ جي

بیٹي، میري عمر کا اور اس وقت کي حالت کا تقاضا تو یہه ھی کہ لال بجهکڑ کي سي صورت بنا کر اور سر ھلا کر کہوں کہ « مبادا ازین بتر گردد » . لیکن نئي نسل میں تمھاري سي لڑکیاں اور تمھاری بھائي کی سی لڑکوں کو دیکھه کر مجھی امید ھوتي ھی کہ جلد اچھی دن آئینگی .

منظور

شیخ جي آپ کي محبت ھی کہ آپ ھم دونوں کي نسبت ایسی خیالات رکھتی ھیں . میں آپ کي تعریف کي دل سی قدر کرتا ھوں ، لیکن اس سی بھی زیادہ احترام آپ کي تنقید کا میري نظر میں ھی . میں چاھتا ھوں کہ اسي گفتگو کی سلسلہ میں آپ ھمیں اون خامیوں سی آگاہ کردیں جو آپ کو ھم لوگوں کی طرز عمل میں نظر آئیں .

شیخ جي

میری خیال میں تم نوجوانوں میں دو بڑی نقائص ھیں۔ ایک تو یہہ کہ تم لوگوں میں جوش عزم سی زیادہ ھی، دوسری جیسا تمھاری سوال سی ظاھر ھو تا ھی تم لوگ نکتہ چیني کو ضرورت سی زیادہ اھم سمجھتی ھو۔

منظور

پہلا اعتراض تسلیم لیکن دوسرا میري سمجھہ میں نہیں آیا۔ آپ کا ایسا سخت گیر ناصح نکتہ چیني کا مخالف کیسی ھو سکتا ھی؟

شیخ جي

ھاں میاں، میں بھي ایک زمانی میں زبان کي کاٹ کا بہت معتقد تھا، اوسي زمانی کي عادت پڑي ھوئي ھی۔ دوسری بڑھاپي میں بسیار گوئي کی ساتھہ ساتھہ اعتراض کرنی کا مادہ بھی بڑہ گیا ھی، لیکن جس غلطي میں میں مبتلا ھوں اوس سی تمھیں بچا نا چاھتا ھوں۔ تمھاری حریف زیادہ تر بڈھی لوگ ھیں اور یہی زیادہ تر تمھاری ھدف ملامت ھوتی ھیں، لیکن انصاف سی دیکھو توان لوگوں پر اعتراض کرنا بالکل بیجا ھی۔ انھوں نی اوس تاریک خیالي کی زمانی میں پرورش پائي ھی جس کا تم آجکل کي بستي کو دیکھہ کر بھی اندازہ نہیں کر سکتی، عادت نے اونکی خیالات کو راسخ اور عمر نی قوائی

ذهني کو فرسوده کردیاهی. یهه بی چاری کسي طرح نئی خیالات نهیں قبول کر سکتی. چنانچه تمهاري نکته چیني علاوه بیجا هونی کی لا حاصل بهی هی. تمهیں چاهئی که جو وقت مناظره میں صرف کرتی هو اوسی اور مفید کاموں میں صرف کرو. اپنی دوست محمد علي کو دیکهو۔ اگر چه اوسی تمهاري سي ذهانت اور جودت نهیں عطا هوئي هی لیکن اوسکي تلا فی قدرت نی قوت عمل سی کردي هی۔ بحث مباحثه، جهگڑی بکهیڑی سی اوسی کوئي مطلب نهیں، خاموشي سی اپنا کام کئی جاتا هی۔ گویا ایک بهاري بهرکم جهاز هی جس پر طوفان کا کوئي اثر نهیں هی، جو موجوں سی لڑنی کی لئی نهیں ٹهرتا بلکه اونهیں چیر کر اپنا راسته بنا تا چلا جاتا هی.

سعیده

سچ کهتی هیں آپ شیخ جي، میں بهی بهائي جان کو بهت سمجهاتي هوں که چچي جان اور میر احمد حسین سی نه اولجها کریں.

منظور

خیر احمد حسین تو خود مجهه سی اس قدر گهبراتی هیں که جس کي حد نهیں۔ البته چچي جان سی نه اولجهنا بهت مشکل هی. مجهی یقیں هی که اگر اونکی سامنی فرشتی تسبیح

و تهلیل کر رهی هوں تو وه اون سی بهی لڑائی کا کوئی بهانه نکال لینگی.

شیخ جی

هاں، وه کہیں گی که یهه جو هم وقت بد بدا یا کرتی هیں ضرور مجهی کوستی هیں.

سعیده

(هنس کر) شیخ جی اب آپ آرام کیجئی، کہیں پهر خدا نخواسته طبیعت نه خراب جائی.

منظور

(اوٹهه کر) هاں اب هم لوگوں کو رخصت هونا چاهئی.

شیخ جی

ذرا ٹهرو تو، میں تم سی یهه پوچهنا بهول گیا که پرسوں تم سی اور محمد علي سی کیا طی هوا.

منظور

معامله قریب قریب تیارهی. محمد علي کو آپکي رائی سی بالکل اتفاق هی. انشاء الله سب اوسي طرح هوگا جیسی آپ چاهتی هیں.

شیخ جی دعا کیجئی.

شیخ جی

دل و جان سی دعا کرتا هوں.

(پرده گر جاتاهی)

دوسرا سین

(میر الطاف حسین اپنی مکان کی سامنی نیم کی درختوں کی سایہ میں، جہاں روز سه پہر کو اون کي نشست هوتي هی، ایک تکیه دار مونڈهی پر بیٹهی حقه پي رهی هیں. اون کی پاس کرسي پر منظور بیٹهاهی).

میر صاحب

بیٹا، تم جانتی هو که میں گهر کي کسي بات میں دخل نہیں دیتا، مگر تمهاري بہن کي شادي کی معامله میں کچهه ایسي پیچیدگیاں پڑ گئي هیں که تم دونوں کي محبت مجهی خاموش نہیں رهنی دیتي. مجهی معلوم هی که تمهاري رائ محمدعلي کی ساتهه سعیده کي شادي کرنی کي هی، اوریهه بهي جانتاهوں که شجاعت مرحوم کا رجحان اسي طرف تها ـ مگر تمهاري چچي کو ضد هوگئي هی که محمد جواد سی شادي هو اور اون کي بات نه پوري هوئي توخدا جانی کیا قیامت برپا کرینگي. میري رائ میں مناسب یه هی که تم رفع شرکی لئی اس پر راضي هو جاؤ.

منظور

چچامیاں، اگر محض والدمرحوم کي خواهش اور میري رائ کي بات هوتي تومیں آپ کی فرمانی کی مطابق یقیناً مخالفت سی

باز آجاتا، مگر آپ کو شاید یهه معلوم نہیں هی که سعیده خود محمد علي سی شادي کرنا چاهتي هی اور جواد کی نام سی نفرت کرتي هی.

میر صاحب

یهه میں نی بهي سنا هی، مگر رسم زمانه یهه هی که لڑکیوں کي رائےنه اس معامله میں کوئي پوچهتا هی اور نه اوس کي طرف التفات کرتا هی. دوسری میري سمجهه میں یهه نہیں آتا که جواد میں کیا خرابي هی۔ علاوه نجیب الطرفین هونی کی نہایت سعادتمند اور متقي لڑکا هی.

منظور

هاں، یهه بالکل بجا هی، مگر بعض وجوه سی سعیده اونهیں پسند نہیں کرتي اور رسم دنیا کچهه بهي هو عقل و انصاف کا اور حکم شرع کا یهي تقاضه هی که لڑکي کي رضامندي کی بغیر اوس کي شادی نہیں هونا چاهئی.

میر صاحب

هاں، یهه بهي تم ٹهیک کہتی هو ـ (کچهه سوچ کر) مگر بهئي محمد علي کي نسبت کہا جاتا هی که نیچري هو گیا هی.

منظور

یہہ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ محمد علي بھائي کی مذھبي عقائد بالکل وھي ھیں جو والد مرحوم کی تھی. اب یہہ آپ بہتر جانتی ھیں کہ وہ نیچری تھی یانہیں.

میرصاحب

نہیں نہیں ـ شجاعت مرحوم کا سینہ نور ایمان سی معمور تھا۔ بعض امورمیں مثلاً استخاری کي یا اون اوراد ووظائف کی معاملی میں جو کسي مرادسی پڑھی جائیں البتہ مرحوم کا عقیدہ راسخ نہ تھا، سو کوئي نہ کوئي ضعف سوای معصومین کی ھر شخص کی ایمان میں ھوتاھی. خدائے تعالی رحمن و رحیم ھی، ان خطاؤں سی در گذری گا.

منظور

بس تو محمد علي بھائي کي نسبت بھي جناب کوبھي رائے رکھنا چاھئی.

میرصاحب

ایک اور پیچیدگي بھي توھی. محمد علی پردی کامخالف ھی اور چونکہ اوس کا قول اور عمل واحد ھی وہ اپني زوجہ کو ضرور باھر نکالی گا.

منظور

اس مسئلی پر جہاں تک مجھی یاد ھی والد مرحوم نی جناب سی ایک بار بحث کي تھي اور ثابت کیا تھا کہ شرع میں جس پر دی کي تاکید ھی وہ آنکھہ کا اور دل کا پردہ ھی - یہہ قید فرنگ نہیں .

میر صاحب

مرحوم نی یہہ بحث ایک مرتبہ نہیں کئي مرتبہ میری سامھنی کي تھي اور اون کی دلائل ضرور قوي تھی، مگر کچھہ بھي ھو مجھی یہہ گوارا نہیں کہ ھماری خاندان کي لڑکي میموں کي طرح ماري ماري پھری .

منظور

مجھی یقین ھی کہ محمد علي بھائي سعیدہ کو اوس کي مرضی کی خلاف ھرگز باھر نکلنی پر مجبور نہ کرینگی . البتہ اگر وہ خود چاھی تو اوسی روکنا بڑي جواب دھي کا کام ھی .

میر صاحب

مجھی ایک اور بات بھي تم سی پوچھنا تھي - کیا تم اپني بھائي بھنوں کي جائداد الگ کرانی کی لئی مقدمہ لڑ رھی ھو ؟

چچامیاں، آپ نی جتني باتیں سني هیں یهه ایک هي سازش کی سلسله کي کڑیاں هیں. مجهی معلوم هی که آپ ان باتوں سی گهبراتے هیں، لیکں ذکر آ گیاهی تو مناسب سمجهتا هوں که اختصار کی ساتهه پورا معامله آپ کوسمجها دوں. آپ کو اس کي خبر نهیں هی که خانداني جائداد میں جتنا حصه آپ کا هی وه سرسی پیرتک قرضه سی زیربار هی. سیتارام جس دن چاهی نالش کرکی اوس پر قبضه کر سکتاهی، لیکن اوسی انتظار اس کا هی که آهسته آهسته اور قرض دی کر بقیه جائداد کوبهي اپنی قبضی میں کری. اسي لئی اوسی اس امرمیں خاص دلچسپي هے که سعیده کاعقد محمد جواد سی هو جو اوس کی مقروض هونی کی سبب سی پهلی هي سی اوس کی قابومیں هیں - اوس کي ان سازشوں کا سد باب کرنی کی لئی میں‌نی درخواست دي هی که جائداد کا بٹواره کردیا جائ تا که میں خود گنگاسهائ کي مدد سی اپنی حصی کي دیکهه بهال کروں. بس اتني سي بات هی، نه کوئ مقدمه هی نه معامله.

میرصاحب

سنتاهوں که اگر یهه امر وقوع میں آیا تو مهاجن فوراً نالش کردیں گی.

منظور

بہت ممکن هی کہ ایساهو کیونکہ آپ جس ذریعہ سی سب باتیں سنا کرتی هیں وہ سیتارام کی مقاصد کا صحیح ترجمان هی. لیکن اگر یہہ نہ کیا جائی تو کچھہ دن کی بعد وہ پر اسرار مہاجن جن کا سیتارام هر بات میں حوالہ دیا کرتا هی پوري جائداد پر قبضہ کرلیں گی. کم سی کم ایک حصہ تو بچالینا چاهئی .

میر صاحب

خیر بهئي، تم ان باتوں کو بہتر سمجھتی هو . میں خود کو رائ دینی کا اهل نہیں سمجھتا۔ تم احمد حسین سی مشورہ کرکی جو مناسب سمجھو کرو .

منظور

(مسکراکر) بہت بہتر .

(پردہ گر جاتاهی) .

چوتہا ایکٹ

پہلا سین

(محمد علي کا مکان ۔ دفتر کا کمرہ ۔ وسط میں ایک میز هی جس پر رجسٹر، کاغذات وغیرہ ترتیب سی رکھی هوئی هیں ۔ جس طرف دروازہ هی اوس دیوار پر ایک بڑي گھڑي لگي هی اور چند نقشی لٹکی هوئی هیں ۔ اوس کی مقابلی کي دیوارسی لگي هوئي الماریاں رکھي هیں جن میں کتابیں سلیقہ سی چني هوئي هیں ۔ تیسري طرف دو کھڑکیاں هیں جن سی خانہ باغ نظر آتا هی ۔ وسط میں میز کی تین طرف تین کرسیاں رکھي هیں ' چوتھي طرف جدھر رجسٹروں کی اونچی ڈھیر رکھی هیں کوئي کرسي نہیں هی ۔ ایک کرسي پر محمد علي بیٹھا رجسٹر میں پنسل سی نشان کر رها هی اور بیچ میں گھڑي اور دروازی کي طرف نظر ڈالتا جاتا هی ۔ چند منٹ میں دروازی کی باهر سی قدموں کي آواز آتي هی اور منظور دروازہ کھول کر اندر آتا هی ۔ پیچھی پیچھی گنگا سہائی کاغذوں کا بستہ دبائی سہمی هوئی داخل هوتی هیں اور جھک کر آداب بجا لاتی هیں) ۔

منظور

(مصافحہ کرتی هوئی) ۔ بھائي صاحب، معاف کیجئی گا،

ذرا سي دير هو گئي. اسٹيشن پر اتفاقاً انجمن اتحاد المسلمين كي سكريٹري مل گئی. اون كي گاڑي ميں دير تھي ـ ميری پیچھی پڑ گئی كه انجمن كا نيا دستور العمل سن لو. پليٹ فارم پر كھڑی كھڑی سو ڈيڑه سو صفحی كي كتاب سنانا شروع كردي اور اس تيزي سی كه ميں اچھي طرح سمجھه بھي نہيں سكتا تھا. ميری ٹوک دينی كی خوف سی وه سانس كسي جملی كی ختم پر نہين توڑتی تھی بلكه در ميان ميں. وه توكہئی گاڑي وقت پر آ گئي مجبور هو كر چلتي هوئي گاڑی ميں بيٹھی، مگر ميري تسكين كی لئی پكار كركہتی گئی كه بقيه دفعات كسي دن ميری گھر پر آ كر سنائين گی.

محمد علي

اچھا اب فوراً كام شروع كردنيا چاهئی. مجھی ايک پنچايت ميں سوهن پور جانا هی.

(دونوں كرسي پر بيٹھه جاتی هيں).

محمد علي

بيٹھئی منشي گنگا سہائ صاحب.

(گنگا سہائ كرسي هٹا كر فرش پر بيٹھنا چاهتی هيں).

منظور

هائيں يهه كيا كرتی هيں ـ آپ كرسي پر بيٹھئی ـ

گنگا سہائی

حضور لوگوں کي غربا پروري ھی ورنه فدوي يہه صلاحيت کہاں رکھتا ھی. (جھک کر آداب بجا لاتی ھيں اور کرسي کی سری پر بيٹھه جاتی ھيں).

منظور

آپ کي پنچائتيں خوب ترقي کر رھي ھيں، سنا اب کوئي مقدمه عدالت ميں نہيں جاتا.

محمد علي

نہيں يہه تو مبالغه ھی، البته چھوٹی چھوٹی معاملات اکثر پنچائت ھي ميں طی ھو جاتی ھيں.

منظور

کس قدر خوشي کي بات ھی که آپ کي کوشش سی ھماری کسانوں ميں خودداري اور جمہوريت کي روح پيدا ھو رھي ھی بلکه يہه کہنا چاھئی که بيدار ھو رھي ھی کيونکه جديد تاريخي تحقيقات سی ثابت ھو گيا ھی که قديم الايام سی ھندوستان کی ديہات ميں حکومت خود اختياري کی اصول پر زندگي بسر کي جاتي تھي، يہه صرف چنددن کي بات ھی که غلامي کا طوق

هماري گردن میں پڑ گیا هی. (گنگا سهائ سی) آپ بتا سکتی هیں که اس کا کیا سبب هی؟

گنگا سهائ

چھوٹی میاں، هم لوگ یهه امورات کیا جانیں ـ البته یهه جانتی هیں که کلجگ کی ایام هیں لگان بڑهتا جاتا هی اور پیداوار کم هوتي جاتي هی.

محمد علي

اچھا اس کی تحقیقات پھر کریں گی. (گنگا سهائ سی)ـ آپ سب کاغذات ساتهه لائ هیں ؟

گنگا سهائ

هاں حضور فدوي نے همه جهت سی پا بندي احکام کي کي هی.

محمد علي

اچھا اونهیں یهاں چھوڑ جائیي میں اطمینان سی دیکھوں گا. آپ پرسوں پھر باره بجی کي گاڑي سی تشریف لائیي گا اور شام تک یهیں قیام کیجئی گا. البته اس وقت مجھی بڑی میر صاحب کي جائداد کی متعلق چند سوال کرنا هیں.

گنگا سهائ

ارشاد فرماویں ـ

محمد علي

بڑی میر صاحب کی حصی پر مجموعي قرضه کتنا هی؟

گنگا سہائ

حضور کلهم اونیس دستاویزیں هیں جن کي میزان زر اصل کي بتیس هزار هی اور سود در سود مل کر پهاگن نی ... تک تہتر هزار چار سو بانوی روپیه گیاره آنی سات پائي هوتی هیں.

منظور

آپ یہه غضب دیکھتی هیں بتیس هزار قرضه اور چالیس هزار سود ـ یہه سود خواروں کي قوم جونک کي طرح انسان کی لپٹتي هی اور ایک قطره خون کا نہیں چھوڑتي. همارے ملک میں عدالتیں بھي هیں، جج بھي، کاؤنسل بھي، قانون بھي، مگراس وحشیانه ظلم کی روکنی کي کسي کو توفیق نہیں هوتي. انصاف کاتقاضه تو یہه هي که یه سیاه کارجیل خانوں میں جگه پائیں اور وه لوگ جو جان بوجهه کر خود کو اون کی حوالی کرتی هیں پاگل خانوں کو زینت دیں.

محمد علي

اس حصه کي سالانه آمدني کیا هی؟

حضور آمدني جو هی سو اوس کا یہہ حساب هی کہ کھاتا وغیرہ احمد میاں کی پاس هی اور فدوي کو دیکھنی کي مجال نہیں، البتہ کاغذات پٹواري کی حساب سی گذارش کرسکتا هی. ساڑھی چھہ هزار آمدني بڑی سرکار کی حصی کي هی... حضور کہنی کي بات نہیں... (ادھر اودھر دیکھہ کر) سارا نظم ونسخ اس قدر ابتر هی کہ اللہ تعالی تیري پناہ۔ بہت سی اسامیوں پر برسوں کي باقي هی اور بہتوں سی دو دو بار پوتا لیا جاتا هی، نہ پرانی چاهات کي مرمت هوتي هی نہ نئی بنوائ جاتی هیں. منظور میاں اور صاحبزادي کا حصہ بھي اوتنا هي بڑا هی مگر اوس کي آمدني سال گذشتہ میں آنی پائي چھوڑ کر سات هزار سات سو گیارہ تھي، اور پھر یہہ حصہ بھي پوري طرح فدوي کي سپردگي میں نہیں هي. فدوي تحصیل وصول کر کی احمد میاں کودی دیتا هی اور زمین میں لگانی کی لئی مانگتا هی تو ایک پائي بھی نہیں ملتي. اگر دوتین بار کر کی ایک دس هزار روپیہ جائداد میں لگادیا جائی تو آمدني ڈیوڑ هي هو جاۓ.

منظور

منشي جي آپ اطمینان رکھئی، چنددن میں همارا حصہ

الگ هوا جاتا هی، پهر آپ جو مناسب سمجهئی گا. (محمد علي سی) بهائي صاحب لا له بالکشن کهتی تهی که اب کي پیشي میں ضرور پٹواری کا حکم هو جائی گا، اوس وقت آپ کو ضرور موجود هو نا چا هئی ورنه اکیلی میری بنائی کچهه نه بنی گا، جب انسان کی ایک طرف پٹواري اور دوسري طرف قانون کو هو تو عقل تو یوں هي گم هو جاتي هی.

محمد علي

تم با لکل فکر نه کرو، سب کچهه هو جائی گا ـ (گنگا سهائ سی) بڑی میر صاحب کی حصی کي تخمیني قیمت کیا هو گي، اور اگر نیلام هوا تو کهاں تک دام لگیں گی؟

گنگا سهائ

حضور قیمت آپ یهه دیکهئی که بتا نا بهت مشکل هی، کیونکه ساري بات بیچنی والی اور خریدنی والی کي هی. سلیقه سی معامله کیا جائی اور مال دهني خریدنی والا مل جائی تو دو لا کهه سی زیاده هي مل رهی گا. رها لیلام تو اوس میں کوڑي کی مول چیز جاتي هی ـ جتنا قرضه هی اوتنی بهی دام لگ جائیں تو غنیمت هی.

منظور

هاں، بهائي صاحب میں نی سنا هی که سیتارام نالش کرنی پر تلا

بیٹھا ھی. اوسی یقین ھو گیا کہ سعیدہ کي شادی جواد سی نہیں ھو گي تو فوراً نالش کردی گا اور جائداد نیلام کرائی گا. مجھی بڑا اندیشہ ھی کہ اس کی بعد کام کیسی چلی گا ــ ھم بھائي بہن اپني آمدني کا جتنا حصہ لیا کرتی ھیں اگر اوس سی بھي کم لیں تب بھي چچا جان کی یہاں کا خرچ پورا نہیں پڑی گا.

گنگا سہائی

حکم ھو تو فدوي اپني رائی نا چیز عرض کری ــ اب بھي کچھہ نہیں گیا ھی. اگر اس کا تہائي حصہ ھوشیاري سی فروخت کیا جائی تو سارا قرضہ ادا ھو سکتا ھی اور باقي جائداد بی داغ بچ جائی گي.

منظور

لیکن فروخت کری کون؟ احمد حسین سی یہہ امید رکھنا بالکل فضول ھی کہ اون کي سمجھہ میں بات آئی گي. ایک تو وہ پہلی ھي سی معذور تھی دوسری سیتارام نی اور الو بنا رکھا ھی. رھی چچا جان ــ تو وہ کسي حساب ھي میں نہیں ھیں.
(نوکر داخل ھوتا ھی).

نوکر

سرکار گھوڑا تیار ھی.

محمد علي

(اونهه کر)۔ اچها، اب مجهی کپڑی بدل کر فوراً جانا هی. (منظور سی) تم ابهي ٹهرو، تم سی مدرسی کی متعلق باتیں کرنا هیں. مشن اسکول کي نئي معلمه مس ایلن چائ پر آئیں گي۔ اون سی بهي مشوره کریں گی.

منظور

بهت اچها.

محمد علي

تو منشي جي، پرسوں سوا باره بجی۔

گنگا سهائ

فدوي بسر وچشماں حاضر هو گا.

(نوکر دو باره داخل هو تا هی).

نوکر

حضور، مسلمین کی سکتر صاحب آئ هیں، منظور میاں کو پوچهه رهی هیں.

منظور

اری یهه بزرگ یهاں کیسی پهونچی۔ میری سامنی ریل میں

بیٹھه کر روانه هو گئی تهی۔ کیوں منشي جي تم نی بهي تو دیکها تها ؟

گنگا سهائ

هاں، چهوٹی میاں، دیکهنی میں تو یهي معلوم هوا تها جیسی گاڑي میں دوڑ کر بیٹھه گئی هوں.

منظور

نهیں صاحب معلوم هونا کیا معنی۔ اونهوں نی گاڑي چلنی کی بعد کهڑکي میں سی سر نکال کی مجهه سی بات کي تهي.

محمد علي

خیر بهئي، میں تو اب جاتا هوں، تم جي بهر کی اون کي صحبت کا لطف اوٹهاؤ.

(چلا جاتا هی).

منظور

میري سمجهه میں نهیں آتا کیا معامله هی. (پیروں کي چاپ سنائي دیتي هی). خیر وه خود آتی هیں، اون سی معلوم هو جائ گا.

(سکریٹري صاحب داخل هوتی هیں).

سکریٹری صاحب

آداب عرض هی میاں منظور صاحب ! بھئي، عجب دل لگي هوئي ــ میں اسٹیشن پر آپ سی باتوں میں ایسا مشغول تھا که بے سوچی سمجھی غلط گاڑي میں بیٹھه گیا ــ مجھی جانا تھا پورب کي گاڑي سی اور وه تھي برانچ لائن کي گاڑي.

منظور

برانچ لائن کا تو پلیٹ فارم هي تھا، کوئي دوسري گاڑي وهاں سی کیوں چھوٹنی لگي. مجھی معلوم نه تھا آپ کو کہاں جانا هی ورنه روک لیتا.

سکریٹری صاحب

جب گاڑي مدرسه کی پاس پہونچ کر تحصیل کي کچہري کي طرف مڑي تب مجھی معلوم هوا که غلط گاڑي میں بیٹھه گیا هوں. خیر دوسری اسٹیشن پر اوتر کی یکه کر کی فورا واپس هوا، خیال تھا که شاید پورب والي گاڑي گھنٹه سوا گھنٹه لیٹ هوئي تو مل جائی گي. یہاں اسٹیشن پر پہونچ کر معلوم هوا که کمبخت ٹھیک وقت پر چھوٹ گئي. بہر حال میں نی تار دی دیا که جلسه کل پر ملتوي کر دیا جائی. پھر جي میں آیا که آپ کو بقیه دستور العمل سنادوں. خیال تھا که محمد علي صاحب بھي هو نگی، مگر معلوم هوا که وه کہیں چلی

گئی ھیں. (ایک ضخیم مسودہ کو کھول کی). تو کہئی شروع سی سناؤں یا جہاں سی چھوڑا تھا وھاں سی؟

منظور

آپ اس وقت بی کار زحمت فرماتی ھیں. پروگرام کی خراب جا ، سی آپ کي طبیعت بدحظ ھو گی، پھر کبھی دیکھا جائ گا.

سکریٹري صاحب

نہیں صاحب، یہہ اتفاقات تو ھوا ھي کر ، ھیں ـ جب قومي کام کر نا ٹہرا تو طبیعت کي بد حظی کا خیال کیا؟ ـ اچھا تو میں جہاں تک پہونچا تھا وھاں سی شروع کر تا ھوں ـ «دفعہ ایک سو ستائیس»

منظور

معاف فرمائیي گا، مجھی قصبہ میں ایک دوست سی ملنا ھی... پورا دستور العمل سنوں گا تو دیر ھو جائ گي.

سکریٹري صاحب

نہیں توبہ ـ دیر کیا ھو گي، سو صفحہ سی بھي کم باقي ھیں اور وہ بھي دور دور لکھی ھوئی ـ آج آپ صرف سن لیجئی، اس پر بحث کسي فرصت کی دن ھو گي. (تیزي سی) دفعہ ایک سو ستائیس «سکریٹري کی فرائض»: سکریٹري انجمن پر لازم

هی که خدا کا خوف اور قوم کا درد دل میں رکھی. «نہی عن المنکر» اور «امر بالمعروف» کا عامل ہو، زندگي کو فاني جانی اور آخرت پر ایمان لائ، قوم کي بہبودي کی لئی دل وجان سی کوشش کری. اس امر میں ذرا بھي شک نه کری که افراد کي زندگي قوم کي زندگي سی وابسته هی، هیئت قومي سی الگ هو کر کوئي فرد کشاکش حیات میں سلامت نہیں رہ سکتا. غرض جمله امور جو حسب دفعه ایک سو گیاره تا ایک سو پندره ممبروں پر فرض قرار دئی گئی هیں سکریٹری پر بدرجۂ اولی فرض هیں. او سی چاهئی که اپنی عمل کو نمونه بنائ جسکي ممبر تقلید کر سکیں اور اس طرح دونوں جہان میں سرخ روئي حاصل کریں. علاوه اس کی سکریٹري کی فرائض مخصوصي حسب ذیل هیں جو گیاره شعبوں میں تقسیم کئی جاسکتی هیں ـ شعبۂ الف ـ انجمن کی اجلاس کي اطلاع سکریٹري ممبروں کو اجلاس سی پہلی دی گا..

(پرده گر جاتا هی)

دوسرا سین

(میر صاحب کي نشستگاہ. میر صاحب اپني معمولي جگه پر تکیه لگائی بیٹھی هیں. شیخ جي جو نہایت ضعیف نظر آرهی هیں رضائي اوڑهی تکیه دار مونڈهی پر رونق افروز هیں. محسن اور محمد جواد بهي موجود هیں. احمد حسین بی چیني کی ساتهه دالان میں ٹہل رهی هیں).

احمد حسین

(گفتگو کو جاري رکهتی هوئی) میر سجاد حسین کا نام باون گاؤں میں مشہور تها، هر طرف دهاک بند هي هوئي تهي۔ اس گهر کی محرم کي ضلع بهر میں دهوم تهي۔ آج اوسي خاندان کي آبرو مٹي میں مل رهي هی، سر بازار جائداد نیلام هو رهي هی اور آسمان نہیں پهٹ پڑتا۔

میر صاحب

لا حول ولا قوۃ۔ توبه کرو توبه۔ جو مرضي الهي هو اوسمیں بندی کودم مارنی کي گنجائش نہیں۔

احمد حسین

توبه، نعوذ بالله، سب کرکی دیکهه لیا کچهه فائده نہیں هوتا۔

یہہ حرام زادہ سیتارام آستین کا سانپ نکلا مجھی مل جائی تو بوٹیاں چبا جاؤں. میری یار غار بنی تھی، بچپن کی دوست، ہم مکتب، خاندان کی خیر خواہ. هولي دوالي ، عید بقرعید، تهالي لی کر آتی تهی هر وقت آمد میاں آمد میاں کہتی مونهه سو کهتا تها اوراب کیسي طوطی کي سي آنکهیں بدل لیں۔ پرسوں میں گیا تو مجھی دیکھتی هي گهر میں چلا گیا اور بیٹی کو سکهادیا که کهه دو نہیں هیں۔

محسن

کم بخت نی اتني جلدي نالش نه کي هوتي تو میں روپیه کي فکر کرتا. دوشنبه کو مجھی تار پہونچا، چاردن میں کیا هو سکتا تها۔ اتني جلدي زیور بهي اچھی داموں نہیں بیچا جا سکتا تها۔ اگر تین مهینی کي مہلت هوتي توروپیه کا فراهم هو جانا کوئي بات نه تهي.

جواد

جي هاں، یه مزید تعجب هی که سیتارام کو اتني جلدي کیا پڑي تهي « دیر آید درست آید ».

احمد حسین

جي هاں، آپ بهي کیا بهولی بنی جاتی هیں۔ جلدي اسکي تهي که جائداد نیلام پر چڑ هی تو خود اونی پونی خریدلی۔ آپ

دیکھئی گا اگر بولي سیتارام کی نام نه ختم ہو تو میرا نام احمد حسین نہیں ۔ اور یہه سب کیا دھرا ھی اس منظور کا. (شیخ جي کي طرف دیکھتی ہوئی) خدا جانی کن مفسدوں نی کان بھر دئی تھی لڑکی کی ۔ جائداد کا بٹوارہ ھوا ۔ وہ گنگا سہای کا بچّه سفید وسیاہ کامالک مقرّر ھوا ۔ ایک تو اس بات سی مہاجن بھڑک گیا دوسری شادي کی معاملی میں بزرگ دوده کي مکھي کي طرح نکال کر پھینک دئی گئی اور میري اور ہمشیرہ صاحبه کي ضد پر ملحد نیچري محمد علي سی نسبت قرار پائي ۔ اوس نی جوکاشتکاروں کي انجمن کا جال پھیلا رکھا ھی اسکی سبب سی دنیا بھر کی مہاجن اوس سی جلتی ھیں ۔ نسبت ھونا تھي که سیتارام کی تلووں سی آگ لگ گئي ، اوس نی نالش داغ دي ۔ اب صاجنرادی منظور الدوله بہادر کہتی ھیں که اپني اور بہن کي آمدني کا نصف چچاجان کودیا کرینگی ۔ پوچھئی جب دونوں حصوں کي آمدني میں گھر کا خرچ نہیں چلتا تھا تو ایک حصه کی نصف میں کیا ھوگا .

محسن

منظور اسوقت ھیں کہاں ۔ میں ابھي گھر میں گیا تھا ۔ وھاں اماں جان نی قیامت برپا کر رکھي ھی. کل سی سعیده کی پیچھی پڑي ھیں ، سوائی اوسی کوسنی اور برا بھلا کہنی کی کوئي کام

نهیں۔ سناھی کہ سروتا پھینک کر مارا تھا۔ وہ بیچاري ایک کونی میں بثیھي سب کچھہ خاموشي سی بر داشت کر رھي ھی۔

احمد حسین

جي ھاں، بس دنیا میں دو قصوروار ھیں ایک میں ایک میری بہن! اوس گھني لڑکي کی کرتوت کسي کو نہیں معلوم۔ ھمدردي کرنی کو سب موجود ھیں. آج چوتھا دن ھی کہ محمد علي کي سگي مشن کي میم درّاتي ھوئي گھر میں چلي آئي اور دو گھنٹہ بیٹھہ کی سعیدہ بیگم سی باتیں کیں. ھمشیرہ صاحبہ کو جواد سی نسبت ٹوٹنی کی بعد یوں ھي اس لڑکي کي صورت سی نفرت ھو گئي ھی، دوسری میم کا اس طرح گھر میں چلا آنا سیداني کی دل پر تیر کي طرح لگا۔ اوسوقت تو جھجک کی سبب سی کچھہ نہ کہہ سکیں مگر دل میں بات لئی رھیں، پھران بھائی بہنوں کي بدولت جو بزرگوں کي ھذیاں بک رھي ھیں اس کا صدمہ اور بھي طرّہ ھو گیا۔ ان سب باتوں نی ھمشیرہ صاحبہ کو دیوانہ کر رکھا ھی، دودن سی ایک نوالہ نہیں کھایا ھی اور رو رو کر آنکھیں سجالي ھیں۔ ایسي حالت میں اگر لڑکي کو جھڑک دیا تو کیا اندھیر ھو گیا۔

محسن

ھاں، یہہ میں بھي جانتا ھوں کہ اماں جان کي لئی بڑا سخت

موقعہ ھی لیکن سعیدہ بیچاري سی سب کا بدلہ کیوں نکالتي ھیں اور میم کی آنی میں کیا خرابي ھو گئي۔ سچ پوچھئی تو ھم ایسوں کي عزت افزائي ھی کہ ایک مشن کي میم صاحبہ وہ بھي امریکن نہیں انگریز قوم کي ھماری گھر پر آئیں ۔

جواد

کیوں ناظر جي صاحب، کیا امریکہ کي عورتیں بھي میم صاحب کہلاتي ھیں۔

میر صاحب

منظور آتا تو گھر میں جاکر اپني چچي کو سمجھاتا کہ آہ وبکا سی کیا فائدہ ھی اور لڑکي پر کیوں تشدّد کرتي ھیں۔ یہہ تو بري بات ھی ۔

شیخ جي

بجاھی، منظور ھي سیداني کو سمجھائیں گی! اون کي پاس اسوقت بو علي سینا بھي جائیں تو چولھی کي جلتي ھوئي مٹي اور کھولتا ھوا پاني لیکر گل حکمت کردیں۔

احمد حسین

شیخ جي، آپ کو کسي بات کا حس بھي باقی رھا ھی یا بالکل عقل نی جواب دی دیا۔ غضب خدا کا سادات کي آبرو جارھي

هی، بزرگوں کا نام مٹ رہا هی اور آپ اوسي بی فکري سی مذاق کر رهی هیں۔

شیخ جي

سادات کي آبرو چند بیگہہ زمین میں نہیں هوا کرتي۔ اوسکی مخزن اون کی سینی هیں۔ اگر سیادت کا خیال هی تو صبر اختیار کیجئی جو آپ کی بزرگوں کا شعار هی۔

احمد حسین

بس باتیں بنانا آپ سی سیکھہ لی۔ دوسری کي مصیبت پر صبر کرنا بہت آسان هی۔ آپ کو کبھي ایک بیگھہ زمین بھي نصیب هوئي هوتي اور پھروہ اس طرح سر بازار نیلام هوتي تو البته قدر هوتي۔ (پھر ٹہلنی لگی) بارہ بج چکی هیں مگر ابھي تک نیلام کي آواز نہیں سنائي دیتي۔ بات یہہ هی که نیلام کیا ملي کشتي هی. معلوم هی که مہاجن کی مقابله میں کون بولی گا۔ ستر اسی هزار اوس کی پہلی سی هیں ضرورت پڑ گئی تو دوچار هزار اور دیدی گا۔ چلئی چھٹي .... (دور سی شور وغل کي آواز آتي هی. سب سی بلند صدا " سرکاری بولي پچاس هزار ") لیجئی شروع کردیا بی ایمانوں نی۔ انہیں سوائی هماری پچھواڑی کی کوئي اور جگه بھي نہیں ملتي تھي۔ (آواز۔ پچیں هزار۔ پچپں هزار۔ پچپں هزار ایک۔) کیسا بڑه

بڑہ کی بول رهی هیں جیسی ان کی باپ هي کي جائداد تو هی۔ بس تهوڑي دیر کي بات هی آد هی گاؤں، خانهائی رعایا، باغات سب پر سیتارام کا قبضه۔ (آواز پچیس هزار ایک پچیس هزار دو پچیس هزار ایک دو).. باقي گاؤں میں گنگا سهای کا ڈنکه بج رها هی۔ ره گئی میر الطاف حسین اور کم بخت احمد حسین۔ دونوں کي گاؤں میں کوئی حیثیت نهیں۔ دونوں رعیت هیں سیتارام کي۔ منظور کي اور گنگا سهائی کي۔ کل تک میری نام سی اسامي تهراتی...... (آواز ساٹهه هزار.۔ ساٹهه هزار......) صورت دیکهه کر کانپتی تهی اور اب۔ اب کوئي بات بهي نه پوچهی گا۔ بلکه مجهه پر هنسا کریں تو کوئي تعجب نهیں هی۔ اور تو اور یه بیني پر شاد جس نی میري طرف سی سیکڑوں اسامیوں کی قرقیاں کیں۔ (آواز ستر هزار۔ ستر هزار۔ ستر هزار ایک.....) بڑي بڑي رقمیں لیں دعوتیں چکهیں اب آج وه میري قرقي کرنی آیا هی۔ میں همیشه سمجها کرتا تها که بڑا بهلا مانس هی مگر معلوم هو گیا دنیا غرض کي هی کسي کا اعتبار نهیں۔

محمد جواد

ملازمان سرکار پر تعمیل حکم شاهنشاهي واجب هی وه

کیسی ــ (آواز ستر هزار ــ ستر هزار .....) کسي کي رو رعایت کر سکتی هیں « پرده داري میکند بر قصر قیصر عنکبوت ».

احمد حسین

بس چپ بیٹھئی ــ آپ سی کس ني بو لنی کو کہا .... (آواز ــ ستر هزار ایک دو ــ ستر هزار ....) آئی وهاں سی بڑی ملازم سرکار بن کی! ــ اس ساري مصیبت میں آپ کو بهي بہت دخل هی ــ اگر آپ میں ذرا بهي عقل هو تي .... (آواز ــ ستر هزار ــ ایک دو ــ ایک دو ــ تین . ــ) لیجئی ایک دو تین (سر تهام کر) نیلام ختم هو گیا اور صاف ظاهر هی که سیتارام کی نام پر کیونکه کوئي دو سرا اگر بولتا تو سیتارام اتني تهوڑي رقم پر کیوں خاموش رهتا ــ میري آنکهوں میں اسوقت اند هیرا چها رها هی میری سر میں چکر آرها هی ــ خدا جانی همشیره صاحبه کا کیا حال هو گا ــ میں جاتا هوں ذرا او نکي خبرلوں ــ (چلی جاتی هیں).

میر صاحب

رضاً بقضاه و تسلیماً لامره . مگر بهئي احمد حسین کی حال پر مجهی بہت ترس آتا هی . بی چاره بد حواس هورها هی ــ

جواد

پہلی تو میر احمد حسین بڑی مومن بالغیب تهی میري بڑي

خاطر کیا کرتی تھی۔ چنددن سی خدا جانی کیا ہو گیا ھی
کہ بات بات پر زجر و توفیق کرنی لگی «مردان خدا خدا نباشند،
لیکن زخدا جدا نباشند».

(منظور داخل ہوتا ھی).

منظور

(غصہ کی لہجی میں) چچا جان، میں آپ سی رخصت ہونی
آیا ھوں سواري تیار ھی سعیدہ ڈیوڑ ھي میں کھڑي ھی اگر
تکلیف نہ ھو تو چل کر اوسی خدا حافظ کہہ دیجئی۔

میر صاحب

کیوں۔ کہاں؟

شیخ جي

اتني جلدي؟

منظور

بس انتہا ھو چکي، اب ایک منٹ اس منحوس گھر میں ٹہرنا
مجھہ پر حرام ھی۔ کل سی اوس غریب لڑکي پر زد و کوب
سب وشتم کا کوئي دقیقہ نہیں اوٹھا رکھا گیا ھی. اوس بدبخت
نی منھہ سی اف تک نہیں کي لیکن چہری پر خون کي ایک
بوند نہیں. مردني چھا رھي ھی۔ اگر وہ چند گھنٹی یہاں اور

ٹھري تو قلب پھٹ جائی گا۔ میں آج صبح سی سفر کا سامان کررھا تھا خالو کو تاردی دیاھی جب تک دوسری گھر کا انتظام نہ ھو اون کی یہاں قیام ھو گا (محسن سی) مہربانی کر کی ھم دونوں کا بقیہ سامان بھیج دیجئی گا۔ آگر چچي صاحب کي مرضي ھو، ورنہ اس سی بھي ھاتھہ دھویا۔

میر صاحب

شیخ جي، یہ کیا قیامت ھور ھي ھی؟آپ ذرا ڈیوڑھي میں جاکر صغری کي ماں سی گفتگو کیجئی۔

شیخ جی

بخشئی حضرت! ۔ یہ میری بس کا کام نہیں ھی. میري داڑھی کي جڑیں بہت کمزور ھو گئي ھیں دوسری میں تو خود منظور کو مشورہ دیا کرتا تھا کہ الگ گھرمیں رھیں مگر یہ نہیں جانتا تھا کہ اس طرح آناً فاناً روانگي ھو گي (اونھنی کي کوشش کرتی ھوئی منظور سی) ذرا مجھی سہارا دو توچل کراپني بچي کو رخصت کردوں ۔ (منظور سہارا دیکر اٹھاتاھی).

میر صاحب

(آبدیدہ ھوکر) بیٹا منظور، في امان اللہ!۔ شیخ جي مجھہ سی سعیدہ کو رخصت نہیں کیا جائی گا۔آپ میري طرف سی آیة

الکرسي پڑه کر اس کی بازو پر دم کردیجئی گا - مرضي الہي
میں کوئي چاره نہیں .
(شیخ جي منظور کی کندهی پر هاتهه رکهه کر چلتی هیں اور
پیچهی پیچهی محسن).

(پرده گر جاتا هی).

تیسرا سین

(ڈیوڑھي کی دروازہ کی پاس ایک بی پردہ کي رتھہ کھڑي ھی اور اوس کی پیچھی ایک چھکڑا ــ خادمات اندر سی اسباب لاکر نوکروں کودی رھي ھیں جو چھکڑی پر بار کر رھی ھیں ــ دروازی کی قریب شیخ جي منظور کی کاندھی پر ھاتھہ رکھی کھڑی ھیں اور اون کی قریب محسن ــ ڈیوڑھي کی اندر سی رقیہ بیگم کي رورو کی باتیں کرنی کي آواز آرھي ھی).

رقیہ کي آواز

سعیدہ اب بھي ھوش میں آجا۔ اگر تجھی سادات کي آن کنبی کي آبرو کا خیال نہیں ھی تو اپنی چچا کي ضعیفی پر تو رحم کر ــ اري کیا تیری دل میں میري محبت ذرہ برابر بھي نہیں ھی۔ خدا گواہ ھی میں نی تجھی ھمیشہ اپني بیٹي سی بڑھکر سمجھا ھی۔ تیري تربیت اور دیکھہ بھال میں اپني جان ھلکان کردي ــ تیري انوکھي طبیعت سی کڑہ کڑہ کی جگر خون کردیا ــ کوئي لحظہ ایسا نہیں تھا جس میں مجھی تیري تندرستي کي فکر نہ ھو تیری سودائي پن کا دھڑکا نہ ھو ــ پانچ برس سی تیری بیاہ کا سیتا کر رھي ھوں اب خدا خدا کر کی ٹھکانا ھوا تھا کہ دنیا پلٹ گئي ــ سادات کا ستارہ ڈوب گیا پشتیني ریاست اوس خدائي خوار مہاجن

کی هاتهه میں چلي گئي ـ اس مصبیت کی وقت میں تو میري آنکھوں کي ٹهنڈک میري زندگي کاسہا را مجهی چهوڑ کر جا رهي هی! ـ

سعیده کي آواز

چچي جان ، میں نی کبهي آپ کی سامنی زبان نہیں کهولي هی مگر اسوقت جب همیشه کی لئی میرا آپ کاساتهه چهوٹ رها هی مجهه سی بی چند لفظ کہی نہیں رها جاتا ـ آپ یه هرگز نه سمجهئی که آپ مجهه سی جس قدر محبت کرتي هیں مجهی معلوم نہیں یا مجهه پر اوس کا اثر نہیں هوتا مگراس بدنصیبی کا کیا علاج هی که آپ کي محبت نی میري ڈهارس بندهانی کي جگه میرا دل توڑ دیا هی مجهی خوش وخرم رکهنی کي جگه زندگي سی بیزار کر دیا هی ـ آپ کی گهر میں آئی هوئی مجهی سات برس هوئی ـ اس سی پہلی میري زندگي کی دس برس کمال نگر میں اباجان کی ساتهه گزر چکی تهی ـ جب میں اس دس سال کامقابله ان سات برسوں سی کرتي هوں تو ایسا معلوم هوتاهی جیسی کسي کو هری بهری باغ کي ایک جهلک دکها کی تپتی هوئی بیابان میں چهوڑ دیا جائی ـ یه سچ هی که اماں جان کاسایه بہت چهٹ پن میں میری سر سی اوٹهه گیا تها ـ مگر ابا جان، بهائي جان اور شیخ جي کي پیاري نظروں کي چهاؤں میں میرا بچپن

قصی کہاني کي طرح گذر گیا دسویں برس تقدیرنی آنکھیں پھیرلیں اباجان اللہ کی پیاری ہوئی اور بھائي جان اور شیخ جي مجھی لی کر یہاں آئی ـ یہاں میں نی دوسري ھي دنیا دیکھي ـ بہلانی والي شفقت کي جگہ سہمانی والي چاہ، ھنسانی والی پیار کی بجائی رولانی والي محبت ـ کمال نگروالی گھر کی خوشنما چمن میں کھیلنی کي جگہ مجھی یہاں کالي کالي چار دیواري میں بند ھوکر بیٹھنا پڑا، میری پڑھني لکھنی کي آزادي پرقیدیں لگائي گئیں ـ دوسري لڑکیوں تک سی ملنی کي ممانعت ھوئي ـ خداھي جانتا ھی کہ میں نی اتنی دن کس طرح کاٹی. اگر شیخ جي اور بھائي جان دلدھي کرنی والی نہ ھوتی تومیں ضرور گھٹ گھٹ کر مرجاتي ـ آج مجھی بھائي جان اوسي مکان میں لی کر جارھی ھیں جہاں سی سات برس پہلی لائی تھی ـ میں چاھتي ھوں کہ آپ سی رخصت ھوتی وقت آپ کی ساری احسانوں کا جو آپ نی سچی دم سی احسان سمجھہ کر کئی تھی بہت بہت شکریہ ادا کروں ـ چچي جان، مجھہ سی جوخطائیں ھوئي ھوں اون سی درگزر کیجئی اور مجھی ھنسي خوشي جانی کي اجازت دیجئی ـ اچھا آداب عرض ھی ـ صغرا بہن خدا حافظ ـ (پردہ الٹ کر نکل آتي ھی، نوکر منہ پھیر کر کھڑي ھوجاتی ھیں ـ).

صغری

(پکار کر) سعیدہ بہن، اللہ کو سونپا خط ضرور لکھنا۔
(دفعتہً پردہ پھر ہٹتا ھی اور رقیہ بیگم برآمد ھوتي ھیں. نوکر گھبرا کر چاھتی ھیں بھاگ جائیں مگر پھر کھڑی ھو جاتی ھیں).

رقیہ بیگم

لڑکي، تو جاتي ھی تو میري ایک بات اور سنتي جا ـ اس لڑائي میں تو جیتي میں ھاري مگر اس فتح پر بہت اترا مت ـ اسوقت تجھی بڑي خوشي ھی کہ چچي کی پنجی سی نکل کر راج کرونگي، ملکہ بلقیس کي طرح دنیا بھر میں میري حکومت ھو گي۔ خلق خدا میری سامنی آنکھیں بچھائی گي مگر یہ دھوکہ بہت دن نہیں رھی گا ـ ایک اٹھواری کی اندر اندر تجھی معلوم ھو جائی گا کہ خدا رسول کي نافرماني، بزرگوں کي بے ادبي، کنبی قبیلی سی سرکشي کر کی آدمی کي کیا گت بنتي ھی ـ اگر تجھہ پر راہ میں انگلیاں نہ اوٹھیں، دنیا تیری نام پر تھڑي تھڑي نہ کری، شریفوں کي بہو بیٹیاں سن کر کانوں پر ھاتھہ نہ رکھیں تو میرا نام رقیہ بیگم نہیں ـ اور اس بھروسی نہ رھنا کہ جب کہیں ٹھکانا نہ ھو گا تو پھر چچي کي گود میں آن بیٹھوں گي ـ آج سی میں نہ تیري چچي نہ تو میري بھتیجي ـ خدانی چاھا

توجیتی جي تیري صورت نه دیکھوں گي ـ جابھگت اپنی کئی کي سزا (اندر چلي جاتي هی).

(اندر سی آواز آتي هی ـ) چل صغری یہاں کیا کھڑي هی ـ (سعیده شیخ جي کی پاس آتي هی وه کانپتی هاتھوں اوس کی سر پر هاتھه پھیرتی هیں).

شیخ جي

بیٹي، تیري چچي کي باتیں سخت هیں مگر بالکل سچ هیں جو کچھه اونھوں نی کہا اوس سی بڑه کر تجھی برداشت کرنا هی مگر ایک بات سیداني بي بھول گئیں وه یه هی که تو شجاعت کي بیٹي هی ـ

سعیده

شیخ جي، آپ نی یہه ایک لفظ جو میري همت بڑھانی کی لئی کہه دیا هی وه سو تقریروں پر بھاري هی ـ خدا آپ کو هم بھائي بہنون کی سر پر سلامت ....

منظور

شیخ جي، آپ جو وعده کیا کرتی تھی وه نه بھو لئی گا ـ جب آپ کو اتني طاقت آجائی که سفر کر سکیں تو چل کر هماری ساتھه رهئی گا اور هماری کام میں جو آپ کا اور والد مرحوم کا کام بھي هی هماري مدد کیجئی گا ـ

شیخ جي

(هنسنی کي کوشش کرتی هوئی) هاں اب مجهی ضرور طاقت آئی گي ـ بیٹا، انسان کي هوس کي کوئي انتها نهیں مگر عقل هوس کو مغلوب کرسکتي هي ـ میري زندگي کا مقصد آج سی پورا هونا شروع هوتاهی ـ تم بهائي بهن اپني بیڑیاں توڑکر آزاد هورهی هو اور مجهی دل سی یقین هی که تم دونوں اپني نئي زندگي میں خوش و خرم رهوگی کیونکه خوشي نام هی عقیده اور عمل کا اور یهه چیزیں ملتي هیں تازي هوا میں جهالت کي تاریکي اور حبس سی نکل کر ـ بی شک تم دونوں سی جدائي خصوصاً سعیده سی چهوٹنا مجهه پر بهت شاق هی مگر زندگي اور دنیا دوسری کي هیں میري نهیں ـ میري عمر کي چند ساعتیں باقي هیں ان میں مجهی شکر کرنی دو که میري محنت رائگاں نهیں گئي اور غور کرنی دو اوس نئي زندگي پر جو میری لئی آرهي هی ـ میری عمل کا دور ختم هوچکاهی اب میری لئی صرف عقیده باقي هی ـ اسي میں تسکین هی اور اسي میں نجات ـ (منظور سی) اچها بیٹا اب تم سدهارو ریل کا وقت نزدیک هی ـ (منظور شیخ جي سی بغل گیر هوکر سعیده کو رتهه میں بٹهاتا هی اور خود بهي محسن کی ساتهه بیٹهتاهی ـ گاڑیاں روانه هوتي هیں).

« بسم اللہ مجریہا و مرساہا » .

(گاڑي میں سی سعیدہ اور منظور سر نکالی شیخ جي کو دیکھتی جاتی ھیں جواپني لکڑي کی سہاری کھڑی ھیں . نوکر چاکر سب گاڑیوں کی پیچھی پیچھی جاتی ھیں ، شیخ جي اکیلی رہ جاتی ھیں . پردہ آھستہ گرتا ھی) .